مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ترجمان

ماھنامہ خالد ربوہ

ہجرت ۱۳۵۲ ھش ـــــ مئی ۱۹۷۳ء

ایڈیٹر :
عبدالباسط شاہد

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سابق صدر (۶۲-۱۹۶۰)

حضرت سید داود احمد مرحوم ومغفور

آپ ۲۴ اور ۲۵ شہادت ۱۳۵۲ ھش (۲۴ اور ۲۵ اپریل ۱۹۷۳ء)
کی درمیانی رات اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے
انا للہ وانا الیہ راجعون

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

استبقوا الخیرات

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ترجمان

"تیری عاجزانہ راہیں اس کو پسند آئیں"
(الہام المسیح الموعودؑ)

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی"
(المصلح الموعودؓ)

ماہنامہ خالد

شمارہ	ہجرت ۱۳۵۲ھش	جلد ۱۹

مئی ۱۹۷۳ء

۵

ایڈیٹر
عبدالباسط شاہد

فہرست

پبلشر:۔ محمد شفیق قیصر
مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت:۔ دفتر ماہنامہ خالد دارالصدر جنوبی ربوہ
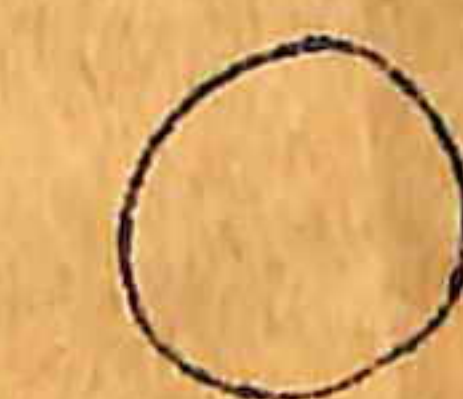
سالانہ تربیتی کلاس

خدام بھائیوں کے لئے یہ خبر باعث خوشی و مسرت ہوگی کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری سالانہ تربیتی کلاس ۱۸ ماہ ہجرت ۱۳۵۲ھ (۱۸ مئی ۱۹۷۳ء) سے یکم ماہ احسان (جون) تک منعقد ہوگی۔ اور اس طرح ایک مرتبہ پھر مرکز سلسلہ میں جمع ہو کر سلسلہ حقہ کے علماء کرام سے قرآن مجید و دیگر دینی علوم سیکھنے، بزرگوں سے ملنے ملانے اور امام وقت حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی زیارت اور آپ کے ارشادات سننے کی سعادت حاصل ہو سکے گی۔

ہماری یہ کلاس جو پندرہ دن کے مختصر عرصہ کے لئے ہر سال گرمیوں کے موسم میں منعقد ہوتی ہے اپنے نتائج اور خوشکن اثرات کی وجہ سے اپنی مثال آپ ہے۔ اس سال اس کلاس کے پروگرام میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے ارشادات کی روشنی میں بعض دلچسپ عملی حصے بھی شامل کئے گئے ہیں۔

گھریلو اور ملکی و قومی عظیم ذمہ داریوں کی ادائیگی کے لئے عملی زندگی کے آغاز میں صرف پندرہ دن کا مختصر عرصہ بظاہر کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ امتحانات سے فارغ ہونے والے نوجوان تو بالعموم فارغ ہی ہوتے ہیں۔ ایسی صورت میں ان کے لئے یہ کلاس ایک زرّیں موقعہ مہیا کرتی ہے کہ وہ دینی معلومات کے اعتبار سے آئندہ زندگی کے لئے ایک مضبوط بنیاد اور بہترین لائحہ عمل حاصل کریں۔ اس کلاس میں یوں تو بہت زیادہ نصاب نہیں رکھا جاتا تا نوجوان بآسانی سمجھ اور یاد کر سکیں۔ لیکن یہی ابتدائی معلومات دینی علوم سے لگاؤ اور صحیح طریقِ زندگی کی طرف رجحان سے آئندہ زندگی میں نیک اور پاک تبدیلی پیدا کر کے سچی خوشی اور رضاء الٰہی کے حصول کا ذریعہ ثابت ہو سکتی ہیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اس کلاس میں شمولیت کی تحریک کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ہر سال مرکز کی طرف سے باہر سے آنے والے خدام کو قرآن کریم کا ترجمہ پڑھانے کا انتظام کیا جائے اور ہر جماعت کو مجبور کیا جائے کہ وہ اپنا ایک ایک نمائندہ یہاں تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھیجے!"　(مشعل راہ صفحہ ۴۲)

قائدین کرام اور جماعت کے دوسرے عہدیداروں سے درخواست ہے کہ اس انتہائی اہم اور مفید موقعہ سے استفادہ کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ خدام کو اس مبارک دینی و روحانی درس میں شامل ہونے کی تحریک کریں۔

قال الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

علم سیکھنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّ مُسْلِمَۃٍ ۔ (ابن ماجہ)

ترجمہ :- انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔

تشریح :- مندرجہ بالا حدیث اُن بہت سی حدیثوں میں سے ایک ہے جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں اور عورتوں کو علم سیکھنے کی تاکید فرمائی ہے۔ اور اس ہدایت پر آپؐ کو اتنا اصرار تھا کہ ایک دوسری حدیث میں آپؐ فرماتے ہیں کہ "علم سیکھو خواہ اس کے لئے تمہیں چین تک جانا پڑے ـــــ" اور یاد رہے کہ اُس زمانہ کے حالات کے لحاظ سے چین کا ملک نہ صرف عرب سے ایک دُور ترین ملک تھا بلکہ اس کے رستے بھی ایسے مخدوش تھے کہ وہاں تک پہنچنا غیر معمولی اخراجات اور غیر معمولی کوفت اور خطرے کا موجب تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چین کے ملک کو بطور مثال بیان فرما کر دراصل یہ اشارہ فرمایا ہے کہ خواہ تمہیں علم حاصل کرنے کے لئے کتنی ہی دُور جانا پڑے اور کیسی ہی تکلیف کا سامنا ہو۔ علم وہ چیز ہے کہ اس کے لئے مومن کو ہر تکلیف اُٹھا کر اس کے حصول کا دروازہ کھولنا چاہیئے۔ چنانچہ تاریخ سے ثابت ہے کہ بعض اوقات ابتدائی مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایک حدیث سُننے کے لئے سینکڑوں میل دُور کا سفر اور غیر معمولی اخراجات برداشت کر کے صحابہ کی تلاش میں پہنچتے تھے۔

الغرض اسلام میں علم کے حصول کی انتہائی تاکید کی گئی ہے اور سچے علم کا وہ مقام تسلیم کیا گیا ہے جو ایمان کے بعد کسی دوسری چیز کو حاصل نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علم کے حصول کو صرف مردوں تک ہی محدود نہیں کیا بلکہ عورتوں کو بھی اسی طرح تاکید فرمائی ہے۔

(چالیس جواہر پارے)

خطاب

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

۲۴ر اپریل نماز مغرب سے قبل حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت ربوہ کے اجتماعی وقار عمل کے مقام پر تشریف لائے اور اپنے خدام کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے جو خطاب فرمایا اس کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

"اہلِ ربوہ خصوصاً نوجوانان و اطفالِ ربوہ نے اس وقارِ عمل کو انجام تک پہنچایا اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جس نے اپنی یہ صفت بھی ہم پر ظاہر کی کہ میں الشکور ہوں آپ کی اس مخلصانہ اور عاجزانہ اور منکسرانہ اور متواضعانہ خدمت کو قبول کرے اور اپنی بے پایاں رحمت سے احسن جزا آپ سب کو عطا کرے۔"

دعا کے بعد حضور نے فرمایا:۔

"یہ کام تو ختم ہو گیا۔ یہ سمجھیں ایک کلاس تھی۔ کام کا تجربہ بہت ہو گیا۔ سامان جس قسم کا چاہیئے اس کا تجربہ بھی ہو گیا۔۔۔ اب ایک اور کام ہے۔ یہ تو قریباً ایک مہینے کا کام تھا وہ دو سال کا کام ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ آہستہ آہستہ وہ ہوگا اور وہ جو ہماری زمین دریا چھین کر لے گیا تھا اس کو ہم نے دریا سے چھیننا ہے انشاء اللہ تعالیٰ جو پل کے پاس سے لیکر آگے ایک پتھروں والی جگہ ہے جہاں بعض دفعہ ہمارے دوست ڈوب بھی گئے ہیں اور جہاں نیچے پانی چکر کاٹتا ہے وہاں تک انجنیئروں کے مشورے اور نقشوں کے مطابق پتھر رکھنے ہیں جب پانی بڑھے گا تو ریت بیچ میں ڈالا کرے گا لیکن برسات سے پہلے اس قسم کا اور اتنا کام ہو جانا چاہیئے کہ برسات میں دریا بھی ہماری خدمت کرے اور بیچ میں بھل اور ریت ڈالے۔ باقی کی ہم ڈال لیں گے انشاء اللہ۔ اور پھر لیول کر کے نہایت اچھی سیرگاہ بنائی جائے گی اور یہ جو پکی سڑک ہے اس کو دریا تک لیجانا پڑے گا (کالج کے سامنے والی سڑک) ورنہ وہ سیرگاہ کسی کام نہیں آئیگی۔"

جماعت کے ہر طبقے کو اس کی ذمہ واری سے آگاہ کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:۔

"اگر وہ ذمہ واری جو ہماری چھوٹی سی جماعت پر اللہ تعالیٰ نے غلبۂ اسلام کو شاہراہِ فتح و نصرت پر کامیاب انجام تک پہنچانے کی ڈالی ہے اسے پورا کرنا ہے تو ہماری بہنیں ہمارے ساتھ برابر کی شریک ہونی چاہئیں مجاہدے میں اور عمل میں لیکن ہماری بہنیں اس وقت تک پوری طرح شریک نہیں ہو سکتیں جب تک کہ جماعت احمدیہ کو تسلی نہ ہو کہ کوئی بھی خواہ وہ احمدی ہے یا دوسرے فرقوں سے تعلق رکھتا ہے یا غیر مسلم ہے کوئی بھی شخص کوئی بھی انسان ان کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں

دیکھے گا۔ یہ تسلی ہونی چاہیئے جماعت کو تب وہ شریک
ہو سکتی ہیں۔ اور یہ ہو نہیں سکتا جب تک آپ احمدی
جو ہیں وہ غضِ بصر کی عادت نہ ڈالیں۔ کوئی ہندنی
سامنے آجائے یا کوئی اچھوت سامنے آجائے
آپ کی نظر عورت کے چہرے کی طرف نہیں اُٹھنی چاہیئے
تب آپ ان سے یہ ڈیمانڈ کر سکتے ہیں کہ احمدی بچی
کی طرف، احمدی عورت کی طرف تمہاری نگاہ نہ اُٹھے
چنانچہ ہم دعا کریں گے اور تربیت کی کوشش بھی کرینگے
کہ اپنا معاشرہ ٹھیک کریں لیکن ہماری ہر احمدی بچی
اور احمدی عورت کے متعلق جماعت کو بحیثیت مجموعی یہ
تسلی ہونی چاہیئے کہ کوئی آنکھ اس پر نہیں اُٹھے گی پھر
وہ برابر کی شریک ہو سکتی ہیں ورنہ نہیں تو اسلامی تعلیم کے
خلاف ان کو گھروں کے اندر بند کر دیا گیا ہے۔ بٹیا،
ہے بڑا امید افزا عمل ان کا گھر ہی ہے اور انہوں نے
بچوں کی تربیت کرنی ہے وغیرہ لیکن جب ضرورت
پڑی تو جہاد کے میدان میں انہوں نے پانی بھی پلایا
اور انہوں نے زخمیوں کی دیکھ بھال بھی کی۔ علاج
کیا، مرہم پٹی کی۔ جو اُن کے کام وہاں جہاد میں
ہو سکتے تھے سب کئے۔ اب یہ تو نہیں کہ وہاں جا کے
وہ بے پردہ تھیں۔ نہیں، وہ پردہ کرتی تھیں۔ اور
نہ یہ تھا کہ پردے کی وجہ سے کام میں رکاوٹ
پیدا ہوئی۔ بہرحال بدلے ہوئے حالات میں جو
بڑی تیزی سے بدل رہے ہیں ان کے ساتھ ساتھ
ہم نے چلنا ہے۔
اس طرح سمجھیں کہ ایک فلڈ آیا ہوا ہے آپنے
اسے یہاں سے روکا پھر پانی آگے جائے گا۔ لیکن
پانی کے آگے آگے آپ نے جانا ہے تاکہ بند
باندھتے چلے جائیں اور گندگی جو ہے وہ بنی نوع
انسان کے اندر سرایت نہ کرے اور جماعت
کے مرد و زن کو اس گندگی سے ہم محفوظ رکھ سکیں۔
...... میں نے جان بوجھ کے دُعا پہلے کرا دی تھی،
مگر دل آپ لوگوں کی محبت میں اپنی کیفیت رکھتا
تھا۔ تو میں نے کہا کہ وہ حصہ ختم کر کے پھر اگلا
پروگرام آپ کو بتاؤں گا۔ ......
میں تو جب سے گھوڑے سے گرا ہوں تو میری
ریڑھ کی دو ہڈیاں ٹوٹ گئی تھیں۔ بڑا لمبا عرصہ
ڈاکٹروں نے مجھے لٹائے رکھا اس لئے اب
میں بوجھ نہیں برداشت کر سکتا۔ نہ اس قسم کا
کام کر سکتا ہوں اس لئے کڑھتا رہتا ہوں۔
(کیونکہ ویسے میری صحت خدا کے فضل سے اچھی
ہے۔ میں آپ میں سے شاید ہر ایک کے ساتھ
یعنی اب بھی پکڑ لوں کامیابی کے ساتھ) لیکن یہ
ایک مجبوری ہے اور مجھے بڑا دُکھ اُٹھانا پڑتا
ہے اور دُکھ کی وجہ سے میں سمجھتا ہوں آپ کے
ساتھ میں بھی شریک ہو جاتا ہوں"۔

اپنی اس عمر کو اِک نعمتِ عظمیٰ سمجھو بعد میں تاکہ تمہیں شکوۂ ایّام نہ ہو

مدیر

ایک مدبّر و منتظم عالمِ دین

سیّد میر داؤد احمدؒ

حضرت میر محمد اسحاق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا درسِ حدیث سُننے والوں کو آج بھی بخوبی یہ نظارہ یاد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسمِ مبارک زبان پر آتے ہی اس عاشقِ رسولؐ کی آواز رقّت کی وجہ سے بھرّا جاتی تھی اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ اس نام کی برکت سے آپ پر ایک وجدانی کیفیت طاری ہو گئی ہے۔

محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت کی پوری قدردانی اور اس کا اجر تو بے حد و حساب ہے لیکن اس کا ایک اجر جو آپ کو یہاں اِسی دُنیا میں ہی حاصل ہو گیا وہ آپ کی قابلِ رشک نیک اولاد ہے جن میں سے ایک بہترین وجود یعنی حضرت میر داؤد احمد ساری جماعت کو سوگوار بنا کر ۲۵/۲۶ اپریل کی شب کو رفیقِ اعلیٰ سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ راجعون ؎

اے خدا بر تربتِ او ابرِ رحمت ہا ببار

آپ کی انچاس سالہ مختصر زندگی بڑی ہی قابلِ رشک تھی اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ جیسے کوئی دُور کی منزل کا مسافر جلد جلد اپنے سفر کی تیاری کر رہا ہوتا ہے۔ اسی طرح آپ بھی اِس عمرِ ناپائیدار کا ہر لمحہ بڑی مستعدی سے دین کی خدمت میں لگے رہے۔

مرکزی دینی درسگاہ جامعہ احمدیہ کے پرنسپل ہونے کے ساتھ ساتھ نظارتِ خدمتِ درویشاں، دارالاقامۃ النصرۃ اور ریویو آف ریلیجنز بھی آپ کی نگرانی میں تھے۔ اور یہ بات بلا خوفِ تردید کہی جا سکتی ہے کہ اِن اداروں نے آپ کی نگرانی میں ہمہ جہتی ترقی کی۔

سالانہ جلسہ کے انتظامات سالہا سال

سے آپ کے سپرد تھے اور جس تدبّر و معاملہ فہمی
سے آپ اس عظیم ذمہ داری کو ادا کرتے رہے
وہ آپ ہی کا حصہ تھا۔ آپ کی انتظامی قوت،
طبیعت کی نفاست اور کسی معاملہ کی گہرائی کو
پوری طرح جانچ لینا اور آپ کی خدا ترسی اس
بات کی ضمانت ہوتی تھی کہ جو بھی ادارہ آپ
کی نگرانی میں کام کرے گا وہ ترقی کی منازل طے
کرتا چلا جائے گا۔

حضرت میر صاحب کو مجلس خدام الاحمدیہ
سے بھی گہری دلچسپی و وابستگی تھی۔ مجلس ربوہ
کے مختلف ذمہ داری کے عہدوں پر کام کرنے
کے بعد ۵۸ء میں مجلس مرکزیہ کی عاملہ میں آپ
کے وجود سے ایک قیمتی اضافہ ہوا۔ چنانچہ آپ
مہتمم مال۔ مہتمم خدمتِ خلق۔ مہتمم اشاعت۔
مہتمم عمومی۔ معتمد۔ نائب صدر دوم کی گرانقدر
ذمہ داریاں ادا کرنے کے علاوہ دو سال تک
(۱۹۶۰-۶۲ء) مجلس مرکزیہ کے صدر بھی رہے۔

آپ کی صدارت کا زمانہ گوناگوں
ترقیات اور کامیابیوں کی وجہ سے ایک یادگار
سنہری دَور تھا جس میں کئی بنیادی اہمیت کے
کام شروع ہوئے۔ مثلاً:۔

ضلعوار نظام کا استحکام

قائدین اضلاع و علاقائی مقامی مجالس
سے مرکز کا رابطہ قائم رکھنے اور مجالس میں
مستعدی و بیداری پیدا کرنے کے لحاظ سے
بہت عمدہ کردار ادا کر رہے ہیں۔ حضرت میر صاحب
نے اپنے دَورِ صدارت میں اس نظام کی طرف
توجہ دی اور اسے اس طرح مستحکم بنیادوں
پر قائم کر دیا کہ اس کے نتائج بہت ہی خوش کن
ہو گئے اور مجلس کے تمام شعبوں میں نمایاں
ترقی ہوئی۔ چنانچہ ۶۱-۶۲ء کی سالانہ رپورٹ
میں ذکر ہے کہ:۔

"گزشتہ سال کے تجربے نے
اس بات کی تصدیق کر دی ہے
کہ مجالس کو بیدار، مستعد
اور منظم رکھنے کے لئے ضلعوار
اور علاقائی نظام بہت مضبوط
ہونا چاہیئے۔ ...... اکثر
قائدین خدا تعالیٰ کے فضل سے
اچھا کام کر رہے ہیں اور یہی وجہ
ہے کہ اس سال جملہ علاقہ جات
کی مجالس عموماً پہلے سے زیادہ
بیدار نظر آتی ہیں۔ مجالس
سے رپورٹیں آنے کی تعداد گزشتہ
سال سے دُگنی ہو گئی ہے۔
چندہ جات کی وصولی پر بھی اس
کا خوشگوار اثر پڑا ہے۔"

(خالد دسمبر ۶۲ء)

اس نظام کے استحکام کے ذریعہ حاصل

ہونے والی کامیابیاں اور شاندار نتائج بتاتے
ہیں کہ واقعی مجالس کی بیداری اور مستعدی میں
اس کا خاص دخل ہے۔

شعبہ مال

آپ کے دورِ صدارت میں شعبہ مال نے
بھی نمایاں ترقی کی اور پہلے سال میں ہی پچھلے سال
کی مجموعی آمد سے تقریباً دگنی آمد ہوگئی۔ اس
طرح چندہ دینے والی مجالس اور خدام کی تعداد
میں بھی نمایاں ترقی ہوئی۔ سالانہ رپورٹ میں
اس ترقی کا ذکر کرتے لکھا ہے:۔

"اگر ہماری ترقی کی رفتار یہی
رہی اور خدا کرے آئندہ سالوں
میں یہی رہے تو جلد ہی خدا کے
فضل سے ہماری آمد اتنی ہو جائیگی
کہ روپے کی کمی کے باعث کوئی
کام نہیں چھوڑا جائے گا۔"

تربیتی کلاسیں

آپ کے سنہری دورِ صدارت میں تربیتی
کلاسوں کے نہایت مبارک سلسلہ کی طرف توجہ
دی گئی اور خدام کی تربیت کے اس اہم ذریعہ
کو بہت فروغ حاصل ہوا۔ اور پہلے سال میں
ہی متعدد مقامات پر بڑی کامیاب مقامی اور
ضلعی اور علاقائی کلاسیں منعقد ہوئیں۔ اسی طرح
مرکزی تربیتی کلاس میں مجالس کی دلچسپی بہت بڑھ
گئی اور اس میں شامل ہونے والی مجالس اور خدام
کی تعداد میں غیر معمولی اضافہ ہوا۔

حضرت قمر الانبیاء صاحبزادہ مرزا بشیر احمد
رضی اللہ عنہ نے آپ کے دورِ صدارت کی
تربیتی کلاسوں کے متعلق اظہارِ خوشنودی کرتے
ہوئے فرمایا:۔

"مجھے یہ خوشی ہے کہ اس سال
ملک کے مختلف مقامات میں
خدام الاحمدیہ کے زیر انتظام
نہایت کامیاب تربیتی اجتماعات
ہوئے جن میں خدام نے بڑی
دلچسپی سے حصہ لیا ہے۔۔۔۔۔
۔۔۔۔ جیسا کہ رپورٹوں سے ظاہر
ہوتا ہے۔ یہ تربیتی اجتماع کئی
لحاظ سے بہت مفید اور کامیاب
ہوئے ہیں۔ یعنی اوّل تو ان کے
ذریعہ نوجوانوں میں تنظیم اور اخلاص
اور سلسلہ کے ساتھ محبت کی
رُوح نے ترقی کی دوسرے
شرکت کرنے والے خدام کی
معلومات میں قابلِ قدر اضافہ
ہوا۔ تیسرے جو غیر از جماعت
احباب ایسے اجتماعوں میں شریک
ہوئے انہوں نے بھی خدا کے

فضل سے بہت اچھا اثر لیا۔"
(خالد نومبر ۱۹۶۲ء)

ریکارڈ کی تکمیل

مجالس بیرون کی منقولہ و غیر منقولہ جائداد کا مرکز میں کوئی باقاعدہ ریکارڈ نہیں تھا آپ نے اس کام کی طرف توجہ دی اور تمام مجالس سے جائداد کا ریکارڈ منگوا کر غیر منقولہ جائداد کی مجلس مرکزیہ کے نام رجسٹری کروانے کا اہتمام کیا۔

آغاز تعمیر مرکزی ہال

مجلس مرکزیہ کے اپنے ہال کی تعمیر کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ بارہا توجہ دلا چکے تھے اور ہال کی ضرورت بھی بڑی شدت سے محسوس کی جا رہی تھی مگر یہ کام شروع نہ کیا جا سکا تھا۔ حضرت میر صاحب کی صدارت کے پہلے سال ہی ماہر انجینئروں کے مشورہ سے ہال کا نقشہ تیار کروایا گیا۔ اور ۲۰ اکتوبر ۱۹۶۲ء کو اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں سے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے دست مبارک سے اس شاندار ہال کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔

یہ شاندار اور وسیع ہال خدا تعالیٰ کے فضل سے مکمل ہو چکا ہے اور نہ صرف مجلس بلکہ جماعت کی اہم ضروریات کو پورا کر رہا ہے۔

حضرت میر صاحب کو اپنے بزرگ والد حضرت میر محمد اسحاق رضی اللہ عنہ سے مہمان نوازی اور خدمتِ خلق کا قیمتی جوہر ورثہ میں حاصل ہوا تھا۔ انفرادی طور پر آپ سے ملنے والا ہر شخص ہی آپ کی اس خوبی سے متاثر ہوتا تھا۔

جماعت نے بھی آپ کے اس جذبہ سے کئی رنگ میں فائدہ اُٹھایا۔ آپ سالہا سال خدمتِ خلق کے شعبہ کے مہتمم رہے۔ اپنی صدارت کے اکثر حصہ میں بھی یہ شعبہ آپ کی نگرانی میں ہی کام کرتا رہا۔ اس کے بعد خدمتِ درویشاں کے ناظر کی حیثیت سے آپ کو زیادہ وسیع رنگ خدمت کا موقعہ ملا۔ دارالاقامۃ النصرت کے انچارج کے طور پر آپ کی ذاتِ گرامی یتامیٰ پروری کا باعث بنی۔ اسی طرح آپ کی صدارت کے زمانہ میں مندرجہ ذیل مقامات پر رفاہی ڈسپنسریاں قائم ہوئیں :-

کراچی ۔ راولپنڈی ۔ لائلپور ۔
لاہور ۔ ربوہ ۔ کوئٹہ ۔ گوکھووال
ربلنگے ۔ جڑانوالہ ۔

حضرت میر داؤد احمد نے اپنے دو سالہ کامیاب دَورِ صدارت کے خاتمہ پر خدام بھائیوں سے جو قیمتی خطاب فرمایا اس کا ایک

اقتباس درج ذیل ہے :-
"اب ہمارا یہ اجتماع ختم ہو رہا ہے
جن خدام نے انعام حاصل کئے ہیں
اللہ تعالیٰ ان کے لئے بابرکت فرمائے
اور جو انعام سے محروم رہ گئے ہیں
اُن کو مزید ترقی عطا فرما کر آئندہ
سالوں میں انعام حاصل کرنے کی
توفیق عطا فرمائے۔ خدا کرے جو کچھ
ان دنوں میں ہم نے سیکھا ہے وہ
ہم کبھی نہ بھولیں اور جو کچھ ہم نہیں
سیکھ سکے اس کے سیکھ لینے کے
اللہ تعالیٰ مزید مواقع بہم پہنچائے
اللہ تعالیٰ کا یہ خاص احسان ہے
کہ یہ اجتماع گزشتہ اجتماعوں سے
زیادہ کامیاب رہا ہے۔ امسال
ربوہ کے خدام کی تعداد بھی گزشتہ
سالوں کی نسبت زیادہ ہے اور
باہر سے آنے والے بھائیوں کی
تعداد تو گزشتہ سالوں کی نسبت
سے قریباً دوگنی ہے۔ اس مرتبہ
۱۸۰ مجالس کے ۲۰۱۷ خدام
اجتماع میں شریک ہوئے۔
شعبہ جات کے کام کے لحاظ سے
بھی خدا کے فضل سے ہمارا کام ترقی
پذیر رہا بخصوصاً مالی لحاظ سے تو اتنی
نسبتی ترقی ہماری تاریخ میں کبھی نہیں ہوئی۔
میں الوداع کہتے ہوئے خدام کو
ایک دفعہ پھر ان کی ذمہ داریوں کی
طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ ہم سب
اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک تنظیم کی لڑی میں
پروئے گئے ہیں۔ یہ کوئی دنیوی تنظیم نہیں
بلکہ خدا کے مقرر کردہ خلیفہ نے ہمیں
ایک خاص مقصد کے لئے کھڑا کیا
ہے۔ یہ خوش قسمتی اس وقت کسی اور
قوم یا کسی اور جماعت کو حاصل
نہیں۔ اگر ہم اس پر شکر کے سجدے
کرتے ہوئے اپنے ناک بھی گھسا دیں
——— تو بھی کم ہوگا اسلئے
ہماری ذمہ داری بہت بڑھ جاتی
ہے ہمارا فرض ہے کہ حضور کی ہر
آواز پر لبیک کہنے کے لئے اور ہر
ارشاد کو پورا کرنے کے لئے تیار
رہیں۔
دنیا میں کامل صرف ایک شخص ہوا
ہے صلی اللہ علیہ وسلم اور ہمارا اولین
فرض ہے کہ ہم آنحضرتؐ کی اتباع
میں اپنے آپکو کامل کرنے کے لئے
ہر آن جدّ وجہد جاری رکھیں۔ اس
جدّ وجہد کا کیا نتیجہ نکلتا ہے اس سے
ہمیں غرض نہیں ہونی چاہیئے۔ یہ نتیجہ

مالک یوم الدین کے ہاتھ میں ہے
ہمارا کام تو ہر وقت محنت، کوشش،
جدّوجہد اور struggle کرنا
ہے اگر ہم اسے جاری رکھتے ہیں
تو ہمارا رحیم خدا کبھی اسکو ضائع نہیں
ہونے دے گا۔.....

ہم نے اپنی بساط کے مطابق
کام کیا ہے اور ہمیں خوشی ہے کہ
اللہ تعالیٰ نے اپنی غفاری اور
ستاری کے ذریعہ ہماری کوششوں
کو بارآور کیا اور ہر لحاظ سے مجلس کو
ترقی عنایت کی جیسا کہ اعداد و شمار
کے نقشہ جات سے ظاہر ہے۔ خدا
کرے کہ یہ گراف سال بہ سال
اونچے ہی ہوتے چلے جاویں اور
کوئی ایسا سال نہ آوے کہ اُن کا
رُخ نیچے کی طرف ہو۔ اور اگر
خدانخواستہ کوئی اتار ہو بھی تو
وہ آئندہ کے لئے مزید بلندی کا
پیش رُو ہو۔ میں نئے صدر کی خدمت
میں کہتا ہوں کہ آپ کے کندھوں
پر ایک نہایت عظیم ذمہ داری کا بوجھ
پڑنے والا ہے اس لئے آپ اپنے
دل کو مضبوط کر لیں اور اپنی کمر
کس لیں۔ خدا آپ کو اس بوجھ کے
اُٹھانے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ
کی دعاؤں کو سُننے اور رُوح القدس
کی تائید سے آپ کو ہر وقت راستہ
دکھاتا رہے اور مشکلات میں آپ کا
حامی و ناصر ہو اور اہم فیصلے کرتے
وقت آپ کو آسمانی روشنی کے نور
سے منور کرے اور جب آپ اس
فرض سے سبکدوش ہوں تو آپ
کا دل مطمئن ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ
کے بعد بھی ایسے نوجوان پیدا کرتا
رہے جو اس ذمہ داری کو نسلاً بعد
نسل اُٹھاتے چلے جاویں۔ اور
اس طرح قیامت تک یہ سلسلہ چلتا
چلا جاوے اور پھر ہم سب مل کر
حوضِ کوثر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ و
علیٰ آلہٖ وسلم کے حضور اس امانت
کو پیش کر دیں۔

اب میں تمام خدام کو الوداع
کہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کا
حافظ و ناصر ہو۔"

(خالد نومبر ۱۹۶۲ء صفحہ ۲۱)

خدا تعالیٰ اپنے فضل سے محترم میر صاحب کی وفات
سے پیدا ہونیوالے بہت بڑے خلا کو پُر کرنے کے سامان پیدا
فرمائے اور ہم میں سے ہر ایک کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم میر صاحب مرحوم
کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اپنی ذمہ داریاں باحسن طریق ادا کریں۔

مکرم جناب نسیم سیفی صاحب وکیل التعلیم
تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۷۲ء

مقامِ خلافت — حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی نظر میں!

(۳)

خلیفۂ وقت اور صدر انجمن احمدیہ

لیکن معترضین کو تو صرف اعتراض سے غرض ہوتی ہے۔ وہ نہ کوئی بات سمجھنا چاہتے ہیں اور نہ کچھ سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اعتراض کرتے چلے جاتے ہیں کبھی اس پر اور کبھی اُس پر۔ خلافت پر اسلئے اعتراض کہ انکے خیال میں دراصل خلیفہ انجمن تھی۔ اور پھر انجمن پر اعتراض اسلئے کہ وہ خلیفۂ وقت کا حکم کیوں مانتی ہے حالانکہ انجمن کے بعض اراکین ہی تو تھے جو خلافت پر اعتراض میں پیش پیش تھے۔

تئیس ۲۳ جون ۱۹۱۲ء کو جمعہ کے خطبہ میں حضورؓ نے فرمایا:

"ایسا ہی بعض لوگ صدر انجمن احمدیہ کے انتظامات پر اعتراض کرنے کے پیچھے پڑے رہتے ہیں سو تم سُن لو کہ میرے اور صدر انجمن کے تعلقات دوستانہ اور میری مریدی کے رنگ میں ہیں۔ میں ان کا پیر ہوں اور وہ میرے مرید ہیں۔ وہ محبت اور اخلاص کے ساتھ میرے فرمانبردار ہیں۔ ہم اُن پر حکمران ہیں جو چاہیں منوا لیتے ہیں۔ جو لوگ اس بارے میں بحث کرتے ہیں وہ اپنا وقت ضائع کرتے ہیں۔ اُنہیں چاہیئے کہ ان باتوں کو چھوڑ دیں کیونکہ اُن کے واسطے یہ بحث فائدہ مند نہیں بلکہ نقصان دینے والی ہے۔"

اور اس میں کیا شک ہے کہ جو لوگ اس بحث میں پڑے رہے وہ امانِ خلافت کی برکات سے محروم ہو گئے۔ وقت گزرتا گیا اور ان کی محرومیاں بڑھتی گئیں۔ اس خطبہ میں یہ بات بھی واضح طور پر بیان ہو گئی کہ خواہ انجمن کی کچھ ہی اہمیت سہی اس کے تعلقات خلیفۂ وقت کے ساتھ ایک مرید کے سے ہی ہونے چاہئیں اور اُنہیں اخلاص کے ساتھ خلیفۂ وقت کی فرمانبرداری کرنی چاہیئے اگر یہی بات حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمائی ہوتی تو معترضین یقیناً اس پر صاد کرتے لیکن وہ یہ بھول گئے

کہ وہ اِس بات کا عہد کر چکے ہیں کہ :-

"حضرت موصوف (یعنی حضرت خلیفہ اوّل رضؓ) کا فرمانا ہمارے واسطے آئندہ ایسا ہی ہو جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا تھا۔"

پس خلیفہ کا یہ کہنا کہ صدر انجمن کے اُس سے تعلقات پیری مریدی کے ہیں اِس حقیقت کا اظہار ہے کہ صدر انجمن کے فی الحقیقت خلیفۂ وقت سے پیری مریدی ہی کے تعلقات ہو سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ کوئی اور تصوّر ناقابلِ قبول ہے۔

ایسی ہی اطاعت کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے ایک لمبے عرصہ کے تجربہ کے بعد مولوی محمد علی صاحب مرحوم کو یہ کہنا پڑا تھا :-

"کوئی جہاد نظام کے بغیر نہیں ہو سکتا یہ ہے ہی ناممکن۔ اسلئے ہمارا سب سے پہلا فرض ہے کہ نظام قائم کریں اور وہ وہی اصول ہے جس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نظام کو قائم کیا۔ پھر کہتا ہوں کہ نظام کی بنیاد ایک ہی بات پر ہے کہ اسمعوا و اطیعوا سنو اور اطاعت کرو۔ جب تک یہ رُوح نہ پیدا ہو جائے، جب تک تمام افرادِ جماعت ایک آواز پر حرکت میں نہ آجائیں، جب تک تمام اطاعت کی ایک سطح پر نہ آجائیں ترقی محال ہے۔"

"آپ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اُس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اُس نے میری نافرمانی کی۔ یہ ہے وہ بلند اصول جو آپ نے اتحادِ ملّی کے لئے قائم کیا اور جو نظام کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔ غور کر کے دیکھ لیجئے اس کے بغیر کوئی نظام رہ سکتا ہی نہیں۔ یہی اصول تھا جس نے حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ اور عثمانؓ کے زمانے میں مسلمانوں پر فتوحات کے دروازوں کو کھول دیا تھا۔" (اخبار پیغام صلح ۲۷ فروری ۱۹۳۶ء)

یہی بات تھی جو حضرت خلیفہ اوّلؓ ابتداء ہی سے جماعت کے افراد کو سمجھانے کی کوشش فرما رہے تھے۔ بار بار حضور نے نہایت واضح الفاظ میں فرمایا کہ ترقی صرف اور صرف خلافت سے وابستہ ہے اور یہ ان امور میں سے ہے جن کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے بعض فضل ایسے ہیں جو صرف اور صرف جماعت ہی کی صورت میں حاصل کئے جا سکتے ہیں لیکن اس وقت اُن لوگوں کی سمجھ میں یہ بات نہ آئی۔

خلافت کی مخالفت کرتے رہے۔ خلافت کے اختیارات پر قدغن لگاتے رہے اور کبھی حضرت خلیفہ اولؓ کے منہ کی لاج آئی تو کہہ دیا کہ ہم تو اگلے خلیفہ کے متعلق بات کرتے ہیں۔ چنانچہ حضورؓ کو ۱۹۰۹ء کے خطبہ عید الفطر میں — جس کا پہلے ذکر کیا جا چکا ہے — یہ کہنا پڑا:۔

"جلد بازی سے کوئی فقرہ منہ سے نکالنا بہت آسان ہے مگر اس کا نگلنا بہت مشکل ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم تمہاری نسبت نہیں بلکہ اگلے خلیفے کے اختیارات کی نسبت بحث کرتے ہیں۔ مگر تمہیں کیا معلوم کہ وہ ابوبکرؓ اور مرزا صاحبؑ سے بھی بڑھ کر آئے۔"

بحث ایک خلیفہ کے متعلق تھی یا دوسرے خلیفہ کے متعلق یہ سوال بے معنی ہے خلیفہ خلیفہ ہے اور ذاتی وجاہت یا کامیابی کی کمی بیشی اس کے اصل اختیارات پر اثر انداز نہیں ہو سکتی۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک خلیفہ ایک بات کہنے کا مجاز ہو اور دوسرا خلیفہ وہی بات نہ کہہ سکتا ہو۔ ایک خلیفہ ایک فرد کو یا ایک انجمن کو کوئی حکم دے سکتا ہو اور دوسرا خلیفہ ایسا نہ کر سکتا ہو یہ بات بالکل لایعنی ہے۔ کیا پہلے تاریخ میں ایسی کوئی مثال موجود ہے؟ کیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے تو سارے مسلمان مطیع تھے لیکن حضرت عمرؓ کے زمانے میں کوئی مسلمان اس بات کے مجاز تھے کہ وہ چاہیں تو خلیفے کی بات مانیں اور چاہیں تو اسے رد کر دیں۔ کیا حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم میں سے کسی کے اختیارات کم اور کسی کے زیادہ تھے؟ اگر ایسا نہیں تھا تو کہنے والوں کا اس سے کیا مطلب تھا کہ

"ہم تمہاری نسبت نہیں بلکہ اگلے خلیفے کے اختیارات کی نسبت بحث کرتے ہیں۔"

ایک طرف تو یہ لوگ کہہ رہے تھے کہ اگلے خلیفہ کے اختیارات کے متعلق بات کرتے ہیں اور دوسری طرف وہ اپنی مرضی کا دوسرا خلیفہ بھی تجویز کرنے لگے تھے۔ کوئی کسی کا نام لیتا تھا اور کوئی کسی کا۔ جب حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کو اس بات کا علم ہوا تو حضور نے خطبہ جمعہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۱۳ء میں فرمایا:۔

"میں تم سے کچھ نہیں چاہتا صرف تمہاری بہتری چاہتا ہوں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ سوا امام کے ترقی نہیں ہوتی۔ انگریزوں کی چھوٹی چھوٹی مجلسوں کے بھی پریذیڈنٹ ہوتے ہیں مسلمان آگاہ رہے کہ سوا امام کے ترقی نہیں ہو سکتی۔ کسی نے کہا آجکل جہاد ہوتا ہے میں نے کہا کہ نہیں ہوتا۔ جہاد یہ ہے کہ ان کا امام ہو اور وہ حکم دے اس کے ماتحت کام کریں۔ آج عام مسلمانوں میں کوئی امام نہیں۔ نہ ایران، نہ چین، نہ مراکو، نہ ترکی نے ترقی کی۔ میں تم کو نصیحت کرتا ہوں اللہ، رسول، فرشتوں کو گواہ کر کے

تمہاری بھلائی کے لئے کہتا ہوں۔ ہم
بھی نہ کرنا نہ کسی طمع و غرض کے لئے
کہتا ہوں ورنہ گنہگار ہو جاؤ گے۔
یہاں کے بعض رہنے والے باہر
کے آنے والوں کے کانوں میں باتیں
بھرتے ہیں کہ ہماری جماعت میں
اختلاف ہے۔ کوئی موجودہ خلیفہ کے
بعد کسی کو تجویز کرتا ہے اور کوئی کسی
کو۔ ان بے حیاؤں کو شرم نہیں
آتی کہ ایسی باتیں کرتے ہیں۔ ان کو
کیا خبر ہے کون خلیفہ ہوگا۔ ممکن
ہے ہمارے بعد بہتر خلیفہ ہو اور
اللہ تعالیٰ اس کی کیسی تائید کرے۔
جب تم اس قدر بے علم ہو تو ایسی
باتیں کیوں کرتے ہو۔ کیا تمہارا
انتخاب کردہ منتخب ہوگا؟ کیا موجودہ
خلیفہ تمہارے انتخاب سے خلیفہ
ہوا ہے کہ وہ تمہارے انتخاب سے
ہوگا۔ یہ کام تمہارا نہیں۔ خدا کا کام
خدا کے سپرد کرو۔ یونہی نفاق ڈالنے
کے لئے کانوں میں گُرگُر کرتے ہو۔ میں
اس بات سے ڈرتا ہوں کہ تم کو
اس کا وبال بھگتنا پڑے۔ تم میں
ایک امام ہے اس کا نام نورالدین
ہے کیا تم اس کی حیاتی کے ذمہ وار
ہو۔ پیش از مرگ واویلا کرتے ہو۔ اگر
تم حیادار ہو تو ایسی باتیں کبھی نہ کرو
تم میں بدظنی ہے۔ خواجہ کمال الدین
منافقانہ کام نہیں کرتا صرف اللہ تعالیٰ
کے لئے کرتا ہے یہ میرا یقین اس کی
نسبت ہے ہاں معلوم نہیں غلطیاں
کر سکتا ہے میں اس کے کاموں سے
خوش ہوں اس کے کاموں میں برکت
ہے۔ اس کی نسبت بدظنیاں پھیلانے
والے منافق ہیں۔ میرے اور میاں صاحب
کے درمیان کوئی نقار نہیں۔ جو ایسا
کہتا ہے وہ بھی منافق ہے وہ میرے
بڑے فرمانبردار ہیں۔ انہوں نے مجھ کو
فرمانبرداری کا بہتر سے بہتر نمونہ دکھایا
ہے وہ میرے سامنے اونچی آواز
بھی نہیں نکال سکتے۔ انہوں نے
فرمانبرداری میں کمال کیا ہے۔ میرے
اور ان کے درمیان کوئی مخالفت
نہیں۔ میں نے امام بننے کی کبھی خواہش
تک نہیں کی اللہ تعالیٰ نے تم سب کی گردنوں
سے پکڑ کر میرے آگے جھکا دیا۔ دیر
کی بات ہے میں نے ایک رؤیا دیکھی
تھی کہ میں کرشن بن گیا۔ اس کا نتیجہ
اس وقت میری سمجھ میں نہیں آتا تھا
یہ مطلب ہے ذٰلک بما عصوا و

کانوا یعتدون کا پہلے انسان دنی
نافرمانی کرتا ہے پھر ترقی کرتا کرتا حد سے
بڑھ جاتا ہے۔ تم میں سے بعض کہتے
ہیں کہ فتح محمد کو کمال الدین کی جاسوسی
کے لئے بھیجا ہے یہ لوگ بالکل جھوٹے
ہیں۔ حد سے مت بڑھو۔ حد سے
بڑھ جاؤ گے تو ہماری آیتوں کے
کافر بن جاؤ گے پھر نبیوں کے قتل پر
آمادہ ہو جاؤ گے۔ نہ تمہیں علم ہے نہ
تمہیں عقل ہے۔ تم محتاج ہو ہم محتاج
ہیں۔ جو فرمانبردار ہو گزرے ہیں وہ
ائمہ کا مقابلہ نہیں کرتے تھے۔ پہلے
لوگوں میں یہ بات نہیں پھیلاتے تھے
اولاً امیر کو بات پہنچاتے وہ اس
میں سے نیک نتیجہ نکال لیتا۔ اگر اللہ
کا فضل نہ ہوتا تو تم میں سے بہت سے
شیطان کے پنجہ میں گرفتار ہو کر گمراہ
ہو جاتے۔"

(خطبہ جمعہ ۱۷/ اکتوبر ۱۹۱۲ء)

اس خطبہ سے یہ بات بھی واضح ہو گئی کہ اگرچہ
انتخاب بظاہر تو لوگ ہی کرتے ہیں لیکن درحقیقت یہ
انتخاب اللہ تعالیٰ کا ہوتا ہے۔ یہ نہیں کہ لوگ انتخاب
کرتے ہیں اور اس انتخاب کو اللہ تعالیٰ قبول کر لیتا
ہے اور اپنا انتخاب قرار دے دیتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ
انتخاب کرتا ہے اور لوگوں کے دلوں کو اس کی طرف
پھیر دیتا ہے۔ انتخاب اُسی کا ہوتا ہے لیکن کرواتا
لوگوں سے ہے۔ اس سلسلہ میں حضرت شاہ ولی اللہ
محدث دہلوی، ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء (جلد
صہ ۹) میں فرماتے ہیں:۔

"آیت لیستخلفنھم کے معنی
یہ ہیں کہ خدا تعالیٰ خلفاء کو مقرر فرماتا
ہے۔ جب اصلاح عام کے لئے کسی
خلیفہ کی ضرورت سمجھتا ہے تو لوگوں
کے دلوں میں الہاماً ڈال دیتا ہے
کہ وہ ایسے شخص کو خلیفہ منتخب کریں
جسے خدا تعالیٰ خلیفہ بنانا چاہتا ہے۔"

اس سے صاف ظاہر ہے کہ خلیفہ دراصل اللہ تعالیٰ
منتخب کرتا ہے اگرچہ بظاہر لوگ اس انتخاب میں حصہ
لیتے ہیں۔

اس بات پر زور دینے کے لئے حضرت
خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ نے جماعت سے کئی دفعہ
خطاب فرمایا اور بار بار اور مختلف پیرایوں میں
اس بات کو واضح کرنے کی بھرپور کوشش کی کہ خلیفہ
خدا ہی بناتا ہے۔ لوگوں کو اس غلط فہمی میں نہیں رہنا
چاہیئے کہ چونکہ بظاہر انہوں نے کہا تھا کہ ہم اس شخص
کو خلیفہ مانتے ہیں اسلئے انہوں نے ہی منتخب کیا ہے
حضور نے قرآن کریم کی آیات کو پیش فرمایا۔ حضور
نے تاریخ سے مثالیں دیں، حضور نے رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کے خلفاء راشدین کا ذکر فرمایا۔ غرضیکہ ہر
رنگ میں یہ بات سمجھانے کی کوشش کی کہ خلیفہ خدا بناتا

ہے اور جسے خدا خلیفہ بناتا ہے اسے غالب کرتا ہے۔ ۱۲ ستمبر ۱۹۱۳ء کو خطبہ جمعہ میں فرمایا:۔

"دُنیا میں خلیفے پیدا ہوئے، ہوتے ہیں اور ہوتے رہیں گے، چار قسم کے آدمیوں پر تصریح کی ہے۔ جناب الٰہی نے ایک حضرت آدم کو فرمایا
إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً
یعنی ہم نے آدم کو زمین میں خلیفہ بنایا۔ ایک حضرت داؤد کو فرمایا
يَا دَاوُودُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ۔
اے داؤد ہم نے تجھے خلیفہ بنایا۔ ایک سارے آدمیوں کو خلیفہ کا لقب دیا
ثُمَّ جَعَلْنَاكُمْ خَلَائِفَ فِي الْأَرْضِ مِنْ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ
ہر انسان کو فرماتا ہے تم کو خلیفہ بنایا اور ہم دیکھتے ہیں کہ تمہارے اعمال کیسے ہوئے ۔۔۔ سو کسی قسم کا خلیفہ ہو اس کا بنانا جناب الٰہی کا کام ہے آدم کو بنایا تو اس نے ۔۔۔ داؤد کو بنایا تو اس نے ۔۔۔ ہم سب کو بنایا تو اس نے ۔۔۔ پھر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشینوں کو ارشاد ہوتا ہے وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا
جو مومنوں میں سے خلیفہ ہوتے ہیں اُن کو بھی اللہ ہی بناتا ہے۔ اُن کو خوف پیش آتا ہے مگر خدا تعالیٰ اُن کو تمکنت عطا کرتا ہے جب کسی قسم کی بدامنی پھیلے تو اللہ اُن کے لئے امن کی راہیں نکال دیتا ہے۔ جو اُن کا منکر ہے اس کی پہچان یہ ہے کہ اعمال صالحہ میں کمی ہوتی چلی جاتی ہے اور وہ دینی کاموں سے رہ جاتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ ۱۲ ستمبر ۱۹۱۳ء)

اس وقت تک بات بہت بڑھ چکی تھی حضرت خلیفہ اوّلؓ نے اس سے سال سوا سال قبل بھی ایک تقریر فرمائی تھی۔ یہ تقریر لاہور میں کی گئی تھی اور اس میں متعدد اعتراضات کے جواب دیئے گئے تھے۔ تقریر کرنے کا اصل باعث ہی غالباً یہ تھا کہ کسی نے کہا تھا کہ خلافت کے متعلق بڑا اختلاف ہے۔ حق کسی کا تھا اور دی گئی کسی کو۔ حضور نے اس کے جواب میں فرمایا کہ:۔

"کسی رافضی کو جا کر کہہ دو کہ علی کا حق تھا ابوبکر نے لے لیا"

حضور نے اس قسم کی بحثوں کو بے فائدہ بتایا اور فرمایا کہ اِن بحثوں سے کسی کو کوئی اخلاقی یا روحانی فائدہ

نہ ہو سکتا تھا۔ حضور کے اپنے الفاظ ہیں :-
"جس کو خدا تعالیٰ نے چاہا خلیفہ بنا
دیا اور تمہاری گردنیں اس کے سامنے
جھکا دیں۔ خدا تعالیٰ کے اس فعل کے
بعد بھی تم اس پر اعتراض کرو تو
سخت حماقت ہے میں نے تمہیں
بارہا کہا ہے اور قرآن مجید سے دکھایا
ہے کہ خلیفہ بنانا انسان کا کام نہیں
بلکہ خدا تعالیٰ کا کام ہے۔
اللہ تعالیٰ نے فرمایا "انی جاعل
فی الارض خلیفۃ" ___ اس خلافت
آدم پر فرشتوں نے اعتراض کیا کہ حضور
وہ مفسد فی الارض اور مسفک الدم
ہو گا مگر انہوں نے اعتراض کر کے کیا
پھل پایا؟ تم قرآن مجید میں پڑھ لو کہ
آخر انہیں آدم کے لئے سجدہ کرنا پڑا۔
پس اگر کوئی مجھ پر اعتراض کرے اور
وہ اعتراض کرنے والا فرشتہ بھی
ہو تو میں اُسے کہہ دوں گا کہ آدم کی
خلافت کے سامنے مسجود ہو جاؤ تو بہتر
ہے اور اگر وہ اِبٰی اور استکبار کو
اپنا شعار بنا کر ابلیس بنتا ہے تو
پھر یاد رکھے کہ ابلیس کو آدم کی
مخالفت نے کیا پھل دیا۔ میں پھر
کہتا ہوں کہ اگر کوئی فرشتہ بن کر
بھی میری خلافت پر اعتراض کرتا ہے
تو سعادت مند فطرت اُسے
اُسْجُدُوْا لِاٰدَمَ کی طرف لے آئیگی
اور ابلیس ہے تو اس دربار سے
نکل جائے گا۔"

جہاں حضور تقریر فرما رہے تھے اُس جگہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-
"یہ وہ مسجد ہے جس نے میرے دل کو خوش
کیا۔ اس کے بانیوں اور امداد کنندوں
کے لئے میں نے بہت دعا کی ہے اور میں
یقین رکھتا ہوں کہ میری دعائیں عرش
تک پہنچی ہیں پس اس مسجد میں کھڑے
ہو کر جس نے مجھے بہت خوش کیا اور اس
شہر میں آکر اس مسجد ہی میں آنے سے خوشی
ہوتی ہے میں اس کو ظاہر کرتا ہوں کہ جس
طرح پر آدمؑ، داؤدؑ اور ابوبکرؓ و عمرؓ کو
اللہ تعالیٰ نے خلیفہ بنایا اسی طرح اللہ تعالیٰ
ہی نے مجھے خلیفہ بنایا ہے۔"

حضور کی تقریر کے اس حصے سے دو باتیں واضح طور پر
سامنے آتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ اگرچہ خلافت کئی قسم کی ہے لیکن
خلافت ہونے کے لحاظ سے سب ایک جیسی ہیں اور ان سب
کا بنانے والا خدا ہے۔ خلافت حضرت آدمؑ کی ہو یا حضرت
داؤدؑ کی ہو، حضرت ابوبکرؓ کی ہو یا حضرت حکیم الامت نورالدینؓ
کی؛ یہ سب خدا ہی کے بنائے ہوئے خلیفے تھے اور ان میں
سے کسی پر بھی اعتراض جائز نہیں چاہے اعتراض کرنے
والا فرشتہ ہی کیوں نہ ہو۔ (باقی)

آٹھواں
آل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ

منعقدہ: ۱۳-۱۴-۱۵ اپریل ۱۹۷۳ء

کبڈی پنجاب کا عوامی کھیل ہے اور ہر طبقہ کے لوگ بڑے ذوق و شوق سے اسے دیکھتے ہیں۔ عوامی ذوق و شوق کے مدنظر ربوہ میں ہر سال آل پاکستان بنیاد پر کبڈی ٹورنامنٹ منعقد کیا جاتا ہے جس میں ملک کی نامور ٹیموں کو شرکت کی دعوت دی جاتی ہے۔

چار سال قبل اس ٹورنامنٹ کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا۔ کلب سیکشن اور کالج سیکشن۔ جبکہ پہلے صرف کلب سیکشن کی ٹیمیں ہی حصہ لیتی تھیں۔ یہ ٹورنامنٹ اس سلسلہ کا آٹھواں ٹورنامنٹ تھا جو ۱۳-۱۴-۱۵ اپریل ۱۹۷۳ء کو اپنی سابقہ شاندار روایات کے ساتھ منعقد ہوا۔

ٹورنامنٹ کا افتتاح مورخہ ۱۳ اپریل بروز جمعہ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے فرمایا۔ کارروائی کا آغاز حافظ قاری محمد عاشق صاحب نے تلاوت قرآن عظیم سے کیا جس کے بعد ٹورنامنٹ کمیٹی کے صدر مکرم چوہدری سمیع اللہ صاحب سیال نے مختصر طور پر بتایا کہ یہ ٹورنامنٹ جس کا آغاز سنہ ۶۴ء میں ہوا تھا ایک ایسے مبارک موقع پر ہو رہا ہے جبکہ پوری پاکستانی قوم آئین کے منظور ہونے پر جشنِ مسرت منا رہی ہے۔ گویا ہمارے لئے یہ دہری خوشی کا حامل ہے۔ آپ نے بتایا کہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا شعبہ صحتِ جسمانی دوسری کھیلوں کے ساتھ ساتھ قومی کھیلوں کو بھی فروغ دے رہا ہے چنانچہ یہ ٹورنامنٹ اس سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ کبڈی کے کھیل کو فروغ دینے میں اس تقریب کے مہمانِ خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کا خاص حصہ ہے جنہوں نے آج سے نو برس قبل آل پاکستان بنیادوں پر اس کی داغ بیل ڈالی تھی۔

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے افتتاح کرنے سے قبل اپنی مختصر تقریر میں اس امر پر مسرت کا اظہار فرمایا کہ یہ ٹورنامنٹ سال بسال ہر اعتبار سے زیادہ بارونق اور کامیاب ہو رہا ہے آپ نے فرمایا کھیلوں کی دنیا کے بنیادی آئین میں یہ امر شامل ہے کہ تمام کھلاڑی بلا امتیاز مذہب و ملت، رنگ و نسل اور مشرق و مغرب بھائیوں کی طرح

ایک لڑی میں منسلک ہوتے ہیں۔ کامیاب ہونے
کی صورت میں انکساری کا مظاہرہ کرتے ہیں اور
ہارنے کی صورت میں اپنے حوصلوں کو برقرار
رکھتے ہیں اور مایوسی کو اپنے پاس پھٹکنے نہیں دیتے۔
مجھے امید ہے کہ اس ٹورنامنٹ میں شامل ہونے
والے تمام کھلاڑی اپنے آئین کے اس بنیادی
اصل کو پیش نظر رکھیں گے اور اہل ربوہ بلا امتیاز
تمام اچھے کھلاڑیوں کو بھرپور داد دیکر حوصلہ افزائی
کریں گے۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے اپنی اس مختصر
مگر برجستہ تقریر کے بعد محترم مولانا ابوالعطاء صاحب
سے اجتماعی دعا کرانے کی درخواست کی۔ چنانچہ
محترم مولانا صاحب نے اجتماعی دعا کرائی جس کے
بعد مہمان خصوصی نے ٹورنامنٹ کا افتتاح فرمایا۔
اس ٹورنامنٹ میں حصہ لینے والی ٹیموں کی
تفصیل حسب ذیل ہے:۔

کلب سیکشن:۔

ربوہ اے۔ ربوہ بی۔ واپڈا لاہور۔
واہ کینٹ۔ قیادت ضلع کراچی۔ قیادت ضلع لائلپور۔
قیادت ضلع سرگودھا۔ قیادت ضلع تھرپارکر۔ قیادت
ضلع گوجرانوالہ۔ کل نو ٹیمیں شریک ٹورنامنٹ ہوئیں۔

کالج سیکشن:۔

گورنمنٹ کالج جھنگ۔ تعلیم الاسلام کالج ربوہ۔
اور جامعہ احمدیہ کی ٹیمیں شامل ہوئیں۔

پہلے روز دو مقابلے ہوئے۔ ایک کراچی
اور ربوہ اے کے درمیان ہوا جس میں کراچی نے
۱۴ کے مقابلہ میں ۲۲ پوائنٹس بنا کر کھیل جیت لیا اور
دوسرا مقابلہ واپڈا لاہور اور قیوم کلب لائلپور کے
درمیان ہوا جس میں قیوم کلب کا پلڑا بھاری رہا۔

دوسرے روز مقابلوں کی تعداد زیادہ تھی۔
بعض ٹیموں کو دو دو دفعہ بھی کھیلنا پڑا۔ بہرحال پروگرام
کے مطابق پہلا میچ گورنمنٹ کالج جھنگ اور
تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے درمیان ہوا۔ جس میں
تعلیم الاسلام کالج نے مخالف ٹیم کو ۲۵ کے مقابل
پر ۲۵ پوائنٹ حاصل کرکے شکست دی۔ دوسرا
مقابلہ گوجرانوالہ اور قیوم کلب لائلپور کے درمیان ہوا
جس میں انہوں نے بالترتیب ۳۱ اور ۴۶ نمبر حاصل
کئے اور قیوم کلب جیت گئی۔ تیسرا مقابلہ کراچی اور
واہ کینٹ کے درمیان ہوا۔ واہ کینٹ کی ٹیم بہت
مضبوط اور اچھی تھی اسلئے کراچی نے پہلا نصف
وقت کھیلا اور واضح شکست کے باعث دوسرا نصف
وقت کھیلنے کے بغیر ہی اپنی ہار تسلیم کرلی۔ اس کے بعد
تعلیم الاسلام کالج اور جامعہ احمدیہ کا میچ ہوا۔
کالج سیکشن میں یہ فائنل مقابلہ تھا جو بہت دلچسپ
رہا۔ دونوں ٹیموں نے اعلیٰ کھیل کا مظاہرہ کیا۔
تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی طرف سے صفدر جمیل بٹ
نے اور جامعہ احمدیہ کی طرف سے مرزا محمد افضل۔
خوشی محمد شاکر، نسیم احمد شمس نے اچھے کھیل کا مظاہرہ

کیا- اس میچ میں میدان تعلیم الاسلام کالج کے ہاتھ رہا۔
پچھلے پہر ربوہ بی اور سرگودھا کے درمیان
پہلا مقابلہ ہوا۔ جس میں ربوہ بی بہت مضبوط تھی جو
زیادہ پوائنٹ لیکر جیت گئی۔ بعد ازاں قیوم کلب
لائلپور اور تھرپارکر کے درمیان مقابلہ ہوا۔ یہ مقابلہ
بھی بہت دلچسپ تھا۔ دونوں ٹیمیں اچھی تھیں۔ تاہم
تھرپارکر نے مخالف فریق سے دگنے پوائنٹ (۴۴)
حاصل کرکے اس کو شکست دیدی۔ اور اسی میچ پر
اس دن کا پروگرام ختم ہوگیا۔

تیسرے روز عملی طور پر تین ٹیمیں رہ گئی تھیں
تھرپارکر، واہ کینٹ اور ربوہ بی۔ سیمی فائنل کا
مقابلہ واہ کینٹ اور ربوہ بی کے درمیان ہوا۔
یہ میچ اپنی دلچسپی اور فریقین کی مضبوطی کے اعتبار
سے سب سے بہتر تھا اور دونوں طرف پاکستان
کے نامور کھلاڑی کھیل رہے تھے۔ واہ کینٹ کی
طرف سے عباس جوڑا، وزیر ساہو، خالد چیمہ،
دوست محمد نے بہترین کھیل کا مظاہرہ کیا جبکہ ربوہ
بی کے کھلاڑیوں توحید پٹھان، ظفر اقبال، ریاض
میانہ، منیر احمد منی، محمد نواز ناجی، رفیق چیمہ،
محمد ایوب، محمد اکرم، محمد اسحاق کا کھیل قابل دید
تھا۔ یہ مقابلہ بہت ہی سخت تھا۔ تاہم ربوہ بی نے
بہترین کھیل کا مظاہرہ کرکے واہ کینٹ کو ہرادیا۔
اس کے بعد فائنل ربوہ بی اور تھرپارکر کے
درمیان ہوا۔ ربوہ بی اور تھرپارکر کا کوئی جوڑ نہ
تھا۔ حالانکہ ربوہ بی تھوڑی دیر پہلے سیمی فائنل کھیل
چکی تھی پھر بھی اس نے ۲۰ کے مقابل پر ۴۶ پوائنٹس
حاصل کرکے تھرپارکر کو شکست دی اور گزشتہ سال
کی حاصل کردہ چیمپین شپ کو برقرار رکھا۔

سیمی فائنل اور فائنل مقابلوں کے دوران
حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ
بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تشریف لاکر کھلاڑیوں
اور کارکنوں کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

فائنل مقابلہ کے اختتام پر تقسیم انعامات
کی تقریب ہوئی جس کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے
ہوا جو قاری محمد عاشق صاحب نے کی۔ اس کے بعد
چوہدری سمیع اللہ صاحب سیال صدر ٹورنامنٹ کمیٹی
نے مختصر طور پر بتایا کہ آل پاکستان طاہر کبڈی
ٹورنامنٹس کا یہ سلسلہ کس طرح ملک کے مختلف حلقوں
اور طبقوں کا باہم تعارف کرانے اور ملک کے
مستقبل کے معماروں کے لئے صحت مند ماحول مہیا
کرنے کا موجب بنا ہے۔ آپ نے اس امر پر مسرت
کا اظہار کیا کہ یہ ٹورنامنٹ دو عظیم خوشیوں کے
درمیان انعقاد پذیر ہوا ہے۔ ایک طرف پوری
قوم آئین منظور ہونے کی خوشی میں جشن منا رہی ہے
ہے اور دوسری طرف ملک میں سرور کائنات
حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا یوم ولادت
بھی منایا جارہا ہے۔

آپ نے طاہر کبڈی ٹورنامنٹ کے اس
فیصلہ کا اعلان کرکے ایک نئی اور صحت مند روایت
قائم کی کہ انعامات خواہ ان میں سے کسی فرد کی بجائے

عوام میں سے کبڈی کے ایک نامور کھلاڑی چوہدری
نذیر احمد باجوہ تقسیم کریں گے جو اس ٹورنامنٹ کے
موقع پر یہاں آئے ہوئے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے انعامات
تقسیم کئے اور آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد
صاحب نے اجتماعی دعا کرائی اور اس طرح خدا تعالیٰ
کے فضل سے بڑی کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ
آٹھواں آل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ
اختتام پذیر ہوا۔

یہ ٹورنامنٹ مکرم و محترم چوہدری حمید اللہ
صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی عمومی نگرانی
اور ہدایات کے ماتحت خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے
شعبہ صحت جسمانی کے زیر اہتمام منعقد ہوا۔ اس
ٹورنامنٹ کو کامیاب بنانے میں ممبران ٹورنامنٹ
کمیٹی اور ان کے معاونین نے بڑی محنت سے کام کیا۔
انتظامیہ مکرم چوہدری سمیع اللہ صاحب سیال مہتمم مقامی
صدر ٹورنامنٹ کمیٹی۔ مکرم عبدالرشید صاحب غنی
مہتمم صحت جسمانی نائب صدر۔ مکرم محمد دین صاحب ناز
مہتمم تجنید سیکرٹری ٹورنامنٹ کمیٹی۔ مکرم شیخ
مبارک احمد صاحب منتظم خوراک۔ مبارک احمد صاحب
طاہر منتظم نظم و نسق۔ حمید احمد صاحب خالد منتظم میدانِ
عمل۔ محمد شفیق قیصر مہتمم اشاعت۔ رانا عبدالغفور
صاحب منتظم فروخت ٹکٹ۔ لئیق احمد صاحب طاہر
منتظم سٹیج۔ ماسٹر محمد اعظم صاحب منتظم رہائش کے
علاوہ مکرم اللہ بخش صاحب معتمد مرکزیہ اور لائلپور سے آنے والے
خدام نے بڑے خلوص سے کام کیا اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔

(محمد شفیق قیصر مہتمم اشاعت)

مکرم عبدالکریم صاحب قدسی
لاہور

شہید نوجوان

نام پاکستان درخشندہ ہوا
تیرے مرنے سے وطن زندہ ہوا

موت سے تیری ملی ہے زندگی
قوم کو تابندگی، پائندگی

تُو قضا سے کھیلنا سکھلا گیا
نوجوانوں کا لہو گرما گیا

غازیوں کو ولولہ تازہ دیا
رُوئے ارضِ پاک کو غازہ دیا

یُوں فضا خوشبوئے آنگن ہو گئی
دیس کی دھرتی سُہاگن ہو گئی

نسلِ نو کا اپنی نمائندہ ہے تُو
مرنے والے آج بھی زندہ ہے تُو

شاعرِ مشرق کے شاہیں زندہ باد
اے شہیدِ نوجوان پائندہ باد

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی بیسویں (۲۰) سالانہ تربیتی کلاس

۱۸ ہجرت (مئی) تا یکم احسان (جون) ۱۳۵۲ ہش / ۱۹۷۳ء

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام سالانہ تربیتی کلاس مورخہ ۱۸ ہجرت تا یکم احسان ۱۳۵۲ھش (۱۸ مئی تا یکم جون ۱۹۷۳ء) ایوانِ محمود ربوہ میں منعقد ہو رہی ہے۔ اس کلاس میں ملک بھر کی تمام مجالس کی نمائندگی لازمی قرار دی گئی ہے۔

یہ پندرہ دن مرکز سلسلہ کے پاکیزہ ماحول میں گزارنے، قرآن کریم کے علوم سیکھنے، حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علاوہ علماء سلسلہ سے براہِ راست دینی علوم کے حاصل کرنے اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات اور آپ کے کلماتِ طیبات سے مستفیض ہونے کا ایک سنہری موقع ہے۔

امسال حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کلاس کے لئے سائیکل سفر اور ایک خصوصی اور دلچسپ عملی پروگرام کا بھی ارشاد فرمایا ہے جس سے اس کلاس کی اہمیت اور بھی بڑھ گئی ہے۔

ایسے خدام جو ابھی تک اس کلاس سے مستفید نہیں ہو سکے انکو بھجوانے کا انتظام فرمائیں اور خصوصاً ایسے خدام جنہوں نے اس سال میٹرک کا امتحان دیا ہے انہیں مجلس کا نمائندہ بنا کر بھجوانے کی بھرپور کوشش کریں۔ رہائش اور خوراک کا انتظام بذمہ مرکز ہوگا۔

ہدایات

تربیتی کلاس میں شمولیت کرنے والے خدام کے لئے مندرجہ ذیل ہدایات پر عمل کرنا ضروری ہے:۔

۱۔ کلاس میں شامل ہونے والے خدام کیلئے ضروری ہوگا کہ ۱۷ مئی ۱۹۷۳ء کی شام تک ایوانِ محمود میں پہنچ جائیں۔

۲۔ قرآن کریم (بہتر ہو کہ تفسیر صغیر) کاپیاں۔ پین۔ پنسل۔ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔

۳۔ نمائندہ ذمہ دار ہونا چاہیئے جسے مرکز کے وقار اور احترام کا پورا خیال ہو اور مجلس کی نیک نامی کا موجب ہو۔

۴۔ قائد مجلس اپنے نمائندگان کو تعارفی خط دیکر بھجوائیں جس میں ان کے مکمل کوائف درج ہوں۔

سلطان احمد شاہد

ناظم اعلیٰ تربیتی کلاس

مکرم جناب چوہدری نذیر احمد صاحب ساجد
پرنسپل طبیہ کالج ربوہ

امراضِ قلب میں حفظِ ماتقدّم

امراضِ قلب کا عارضہ آجکل بہت عام ہے۔

ایک سروے کے مطابق تقریباً ۱۵ ملین امریکن ایسے پائے گئے جن کو دل کا عارضہ لاحق ہے اور انہیں اس عارضہ کا علم ہے۔ اندازہ ہے کہ اس کے علاوہ ۱۲ ملین ایسے دل کے مریض ہوں گے جن کو اپنے اس عارضہ کا علم نہیں۔ دوسرے لفظوں میں آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ یونائیٹڈ اسٹیٹ کے ہر آٹھ بالغ افراد میں سے ایک قلب کے مرض میں مبتلا ہے اور ہر دوسرا شخص ایسا ہے کہ ہوسکتا ہے کہ وہ بھی اس مرض میں مبتلا ہو۔

(YOU AND YOUR HEALTH P. 80)

اس اندازہ کے مطابق گویا امریکہ کا ہر چوتھا شخص امراضِ قلب میں مبتلا ہے۔ اس کے برعکس غریب ممالک کے لوگ اور وہ لوگ جو سادہ غذاؤں پر زندگی بسر کرتے ہیں مثلاً چینی اور جاپانی اور ایسے ممالک جن کی غذا سبزیاں اور مچھلی ہے وہ اس عارضہ سے محفوظ رہتے ہیں۔

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا ایسی تدابیر ہیں جن پر عمل کر کے انسان امراضِ قلب سے بچا رہے تو اس کا جواب بلاشبہ اثبات میں ہے۔

قلب ایک پمپ کی مانند ہے اور وہ تمام جسم کو خون پہنچاتا ہے۔ لیکن خود قلب کو اپنے فرائض انجام دینے کے لئے خون کی ضرورت ہے اس کی یہ ضرورت شرائین قلبی پورا کرتی ہیں۔

یہ شرائین تقسیم ہو کر پوری سطح قلب پر پھیلی ہوئی ہوتی ہیں۔ اگر یہ شرائین اپنے فرائض بخوبی انجام دیتی رہیں اور خلیاتِ قلب کو خون کی رسد پہنچتی رہے تو کوئی خطرہ نہیں لیکن اگر اس میں کوئی خرابی واقع ہو جائے تو امراضِ قلب کا آغاز ہو جائیگا۔

شرائین کی سختی جسے طبی اصطلاح میں تصلب الشرائین (Arterio Seclerosis) کہتے ہیں۔ یہ عارضہ عموماً بڑی عمر کے لوگوں کو لاحق ہوتا ہے۔ لیکن بعض خاندانوں میں مخصوص طور پر یہ عارضہ پایا جاتا ہے جس کی وجہ سے دماغ، گردہ، دل اور دوسرے اعضاء میں شرائین کی سختی کے سبب سے نقصان واقع ہوتا ہے لیکن اگر شریان قلبی میں یہ عارضہ لاحق ہو جائے تو نتائج خطرناک نکلتے ہیں۔ انتہائی تحقیق کے بعد اطباء اس امر کا کھوج لگانے میں کامیاب ہو گئے ہیں کہ مادہ کولسٹرول

(CHOLESTROL) جب شرائین میں راہ بنالیتا ہے تو ان میں سختی اور موٹاپا آجاتا ہے اور یہ مادہ بتدریج عروق دمویہ کو بند کرتا چلا جاتا ہے۔

کولسٹرول کیا چیز ہے؟ یہ ایک شحمی مادہ ہے۔ دراصل یہ شحم نہیں ہے بلکہ شحم سے ملتا جلتا ایک مادہ ہے۔ ہم جو حیوانی غذائیں استعمال کرتے ہیں ان میں موجود ہوتا ہے لیکن نباتاتی غذاؤں میں یہ مادہ نہیں ہوتا۔

انڈے، کریم، مکھن، پنیر، آئس کریم میں کولسٹرول کی بہت زیادہ مقدار پائی جاتی ہے اسی طرح کیک، پیسٹری حیوانوں کی چربیوں اور جوڑوں کے گوشت میں کولسٹرول موجود ہوتا ہے۔ جو لوگ ان غذاؤں کا کثرت سے استعمال کرتے ہیں ان کے خون میں کولسٹرول کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔

پھلوں اور سبزیوں میں کولسٹرول نہیں ہوتا۔ اسی طرح روغن زیتون، روغن مکئی، سورج مکھی کے روغن اور دیگر نباتاتی غذاؤں میں یہ مادہ نہیں پایا جاتا۔ اور اس قسم کی غذاؤں کے استعمال سے خون میں اس کی مقدار بڑھنے نہیں پاتی۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ حیوانی غذاؤں کا استعمال بالکل ہی ترک کر دیا جائے بلکہ اعتدال کے ساتھ دودھ اور انڈوں کے استعمال میں کوئی حرج نہیں۔ بلکہ یہ غذائیں صحت پر اچھا اثر ڈالتی ہیں۔

اسی طرح روغن ناریل گو ایک نباتاتی روغن ہے لیکن اس کا اثر حیوانی چربیوں کی مانند ہوتا ہے اس کے برعکس مچھلی کا تیل نباتاتی روغن کا سا اثر رکھتا ہے۔

امریکن ہارٹ ایسوسی ایشن کے چوٹی کے سائنسدانوں نے دل کے امراض سے بچاؤ کے لئے چھ سادے اصول وضع کئے ہیں۔

(۱) ورزش میں باقاعدگی۔
(۲) خوراک میں باقاعدگی۔
(۳) کولسٹرول کی جانچ۔
(۴) وزن پر کنٹرول۔
(۵) بلڈ پریشر کی نگرانی۔
(۶) تمباکو نوشی سے اجتناب۔

(YOU AND YOUR HEALTH
By HAROLD Shryock
M.D. Page 82-83)

(۱) ورزش میں باقاعدگی

امراض قلب میں مبتلا اشخاص میں یہ بات نوٹ کی گئی ہے کہ انسداد شریان قلبی میں وہ لوگ مبتلا ہوتے ہیں جو زیادہ تر بیٹھ کر کام کرتے ہیں۔ لہذا روزانہ باقاعدہ اور ہلکی ورزش کرنا انتہائی مفید رہتا ہے۔ صبح کی سیر اور پیدل چلنا بھی مفید رہتا ہے۔ ان سے عروق دمویہ درست حالت میں رہتی ہیں۔

(۲) خوراک میں باقاعدگی اختیار کریں اور اپنی

غذا کو اعتدال پر لائیں۔ بہت زیادہ کھانے سے انسداد شریان قلبی اور دل کے دوسرے عوارض کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ خاص طور پر حیوانی غذاؤں کا استعمال یا ایک ہی غذا کو بار بار کھانے سے تصلب شرائین کا عارضہ لاحق ہو جاتا ہے اور جس کا بنیادی نتیجہ انسداد شریان قلبی نکلتا ہے۔

(۳) کولسٹرول کی جانچ

گو ابھی تک اطباء کلی طور پر اس امر سے آگاہ نہیں کہ کولسٹرول کس طرح جسم میں استعمال ہوتا ہے۔ لیکن یہ بات پایۂ تحقیق کو پہنچ چکی ہے کہ جن لوگوں کے خون میں کولسٹرول کی مقدار زیادہ پائی جائے اُن میں سے اکثر کو دل کے امراض کا خطرہ ہوتا ہے۔ لہٰذا دانشمندی کا تقاضا یہ ہے کہ شحمی غذاؤں کے وافر استعمال سے پرہیز رکھا جائے۔ نیز شحم صفراوی یعنی CHOLESTROL کو جسم میں جانچتے رہنا چاہیئے۔

(۴) وزن پر کنٹرول

پُرانے زمانے کی کہاوت چلی آ رہی ہے کہ فربہ لوگ اچانک وفات پا جاتے ہیں جس کی وجہ آج آ کر معلوم ہوئی کہ ایسی موت سُدہ شریان قلبی کے سبب سے ہوتی ہے۔ جس حد تک ممکن ہو اپنے وزن کو کم کرنے کی کوشش کریں اور جسم کو پھولنے اور موٹا ہونے سے بچائیں۔ کیونکہ بڑھے ہوئے وزن کے سبب قلب کو زیادہ کام انجام دینا پڑتا ہے۔

(۵) بلڈ پریشر کی نگرانی

بلڈ پریشر کی نگرانی بھی انتہائی اہم اور ضروری ہے۔ اگر کسی سبب سے خون کا دباؤ بڑھ جائے تو اسے درجۂ نارمل پر لانے کی تدابیر کرنی چاہئیں۔ خون کے بڑھے ہوئے دباؤ کے سبب امراضِ قلب بڑھ جاتے ہیں۔

(۶) تمباکو نوشی سے اجتناب

اب یہ بات پایۂ تحقیق کو پہنچ گئی ہے کہ تمباکو نوشی سے امراضِ قلب پیدا ہوتے ہیں۔ اور امراضِ قلب کے اکثر مریض ایسے پائے گئے جو تمباکو نوشی کے عادی تھے۔ لہٰذا اس کا استعمال ترک کر دینا چاہیئے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا ایک ارشاد

اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہر چیز کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کا حکم ہے مگر کتنے لوگ ہیں جو ایسا کرتے ہیں۔ بعض لوگ چند پیسے کسی غریب کو دے کر سمجھ لیتے ہیں کہ اس پر عمل ہو گیا حالانکہ یہ درست نہیں جو شخص پیسے تو خرچ کرتا ہے مگر اصلاح و ارشاد کے کام میں حصہ نہیں لیتا وہ نہیں کہہ سکتا کہ اُس نے اس حکم پر عمل کر لیا ہے۔" (مشعل راہ صفحہ ۲۱۳)

ارشاد حضرت مُصلح موعودؓ

"جو شخص کام کرتا ہے وہ عزت کا مستحق ہے اور جو کام نہیں کرتا بلکہ نکمّا رہتا ہے وہ اپنی قوم اور اپنے خاندان کے لئے عار اور ننگ کا موجب ہے اور یہ کہ معمولی دولتمند یا زمیندار تو الگ رہے اگر ایک بادشاہ یا شہنشاہ کا بیٹا بھی نکمّا رہتا ہے تو وہ بھی اپنی قوم اور اپنے خاندان کے لئے عار کا موجب ہے اور اُس چمار کے بیٹے سے بدتر ہے جو کام کرتا ہے۔"

(مشعلِ راہ ص۱۴۱)

خدام الاحمدیہ کے لائحۂ عمل میں وقارِ عمل کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ مارچ اور اپریل کے مہینوں میں بعض مجالس کی طرف سے اس سلسلہ میں بڑی خوشکن رپورٹیں موصول ہوئی ہیں جن کا خلاصہ ہدیۂ قارئین ہے۔ امید ہے کہ تمام مجالس اس اہم شعبہ کی طرف اسی طرح بلکہ اس سے بھی بڑھ کر توجہ دیتی رہیں گی۔ وباللہ التوفیق ——— (ادارہ)

اہل ربوہ کا اجتماعی وقارِ عمل

اہالیانِ ربوہ کی خوش قسمتی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۶ر مارچ ۱۹۷۳ء کے خطبہ جمعہ میں جدید پولیس کی عمارت کے تہ خانہ کی کھدائی کا کام ان کے سپرد کیا۔

۱۷ مارچ کی شام کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنفسِ نفیس موقع پر تشریف لے گئے جہاں مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ، مکرم صدر عمومی صاحب، مکرم مہتمم صاحب مقامی، مکرم زعیم اعلیٰ صاحب انصار اللہ ربوہ اور مکرم افسر صاحب تعمیر بھی موجود تھے۔ آپ نے وہاں نقشہ کا معائنہ فرمایا اور کھدائی کے کام کی نگرانی مجلس خدام الاحمدیہ کے ذمہ لگائی۔

۱۸ مارچ کو بعد نماز عصر حصولِ برکت کیلئے انصار بزرگوں نے دعاؤں سے اس کام کا آغاز کیا۔ ۱۹ مارچ کو بھی انصار نے ہی کام کیا۔ ۲۰ تاریخ سے باقاعدہ یہ کام شروع ہوا۔ مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے مکرم سمیع اللہ صاحب سیال مہتمم مقامی کو اس کا نگران مقرر فرمایا جنہوں نے ستر فٹ چوڑے ایک سو دس فٹ لمبے اور نو فٹ گہرے گڑھے کی کھدائی کے لئے اس رقبہ کو اٹھارہ حصوں میں تقسیم کر کے ۷۰ × ۲ کے حساب سے ربوہ کے تعلیمی اداروں اور محلہ جات کے ذمہ لگا دیا۔ جامعہ احمدیہ کو ۷۰ × ۸ فٹ رقبہ کھدائی کے لئے دیا گیا۔

اتنے بڑے کام کے لئے جو کسّیاں اور تگاریاں مختلف تنظیموں (خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور انصار اللہ مرکزیہ) کے پاس تھیں وہ کافی نہ تھیں۔ چنانچہ مجلس مرکزیہ نے اس غرض کے لئے مزید سامان بھی خرید کیا۔ اسی طرح مقامِ عمل پر پینے کے پانی، بجلی اور فرسٹ ایڈ کا انتظام کیا گیا۔

خدام احمدیت کے پہلو بہ پہلو اطفال اور انصار بزرگ بھی شریک کار تھے۔ بڑے جذبہ اور خلوص سے اس کام میں مصروف ہو گئے۔ جس والہانہ انداز میں یہ کام کیا گیا اس کا کسی قدر اندازہ اس امر سے بھی ہو سکتا ہے کہ یہ کام نماز عصر کے بعد سے شروع ہو کر مغرب تک، اس کے بعد نماز عشاء کے بعد سے رات بارہ ایک بجے تک بلکہ بعض اوقات ساری ساری رات جاری رہا۔ اور بعض حلقوں نے نماز فجر کے بعد بھی کام کیا۔

یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ اس سارے کام کے لئے ربوہ کے تعلیمی اداروں یا دفاتر یا بازاروں میں کوئی چھٹی نہیں کی گئی بلکہ سارا کام فارغ اوقات میں ہی سرانجام دیا گیا۔ اسی طرح اس سارے کام میں مٹی کھودنے یا باہر پھینکنے کے لئے کوئی مشینی مدد حاصل نہیں کی گئی بلکہ تمام کام جسمانی محنت سے ہی کیا گیا۔

مجلس مشاورت پر خدام کے سپرد بعض خدمات تھیں۔ اسی طرح آل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ کی وجہ سے بھی تمام منتظمین اور خدام کا ایک حصہ انتظامات میں مصروف تھا جس کی وجہ سے کم و بیش دس دن کام بند رہا پھر بھی اہالیانِ ربوہ کے ذوق و شوق کی وجہ سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد فرمودہ ٹارگٹ کے اندر ستر فیصد سے زائد کام مکمل ہو گیا۔ مجلس مشاورت کے موقعہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ
کے وقار عمل کے چند مناظر
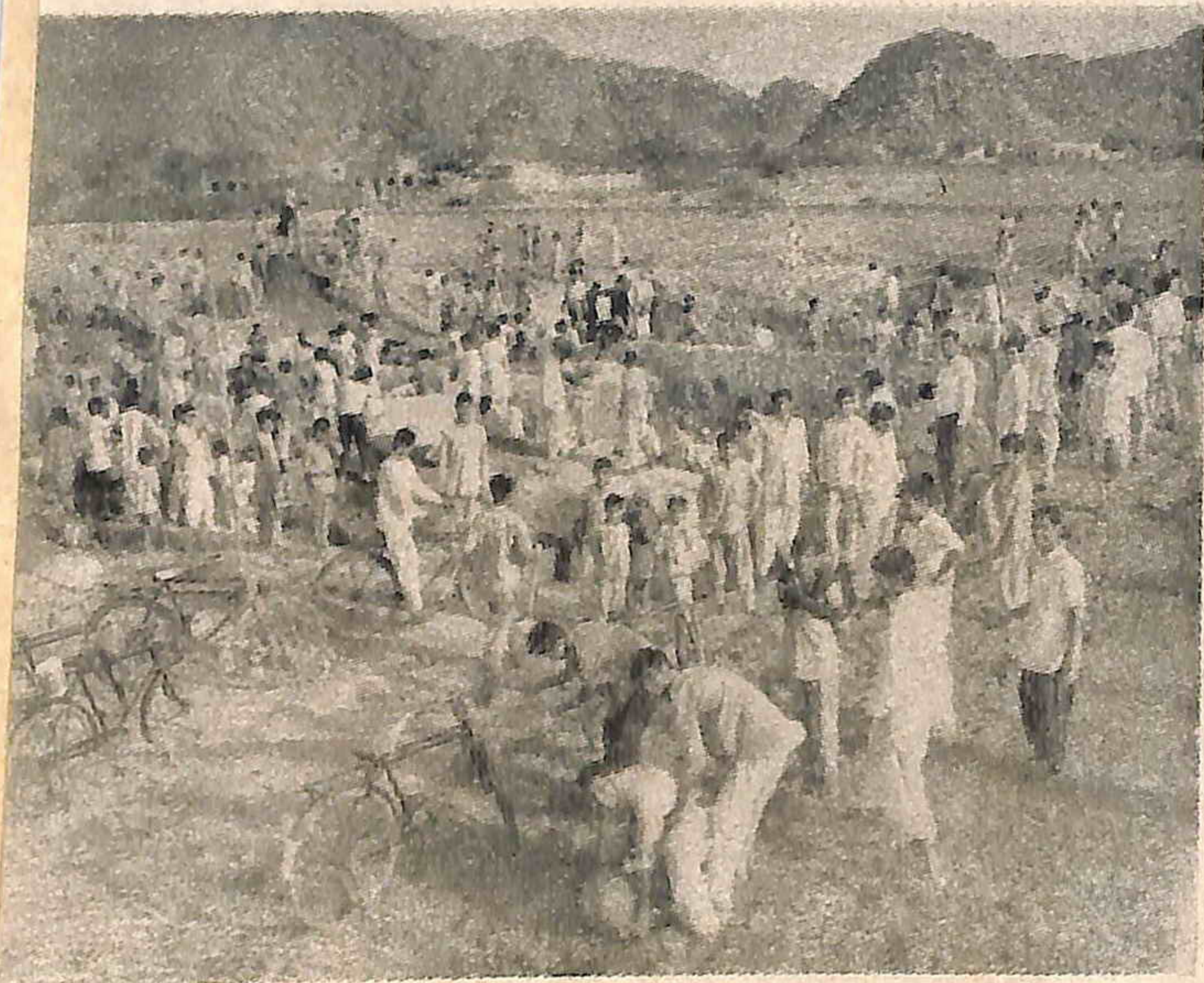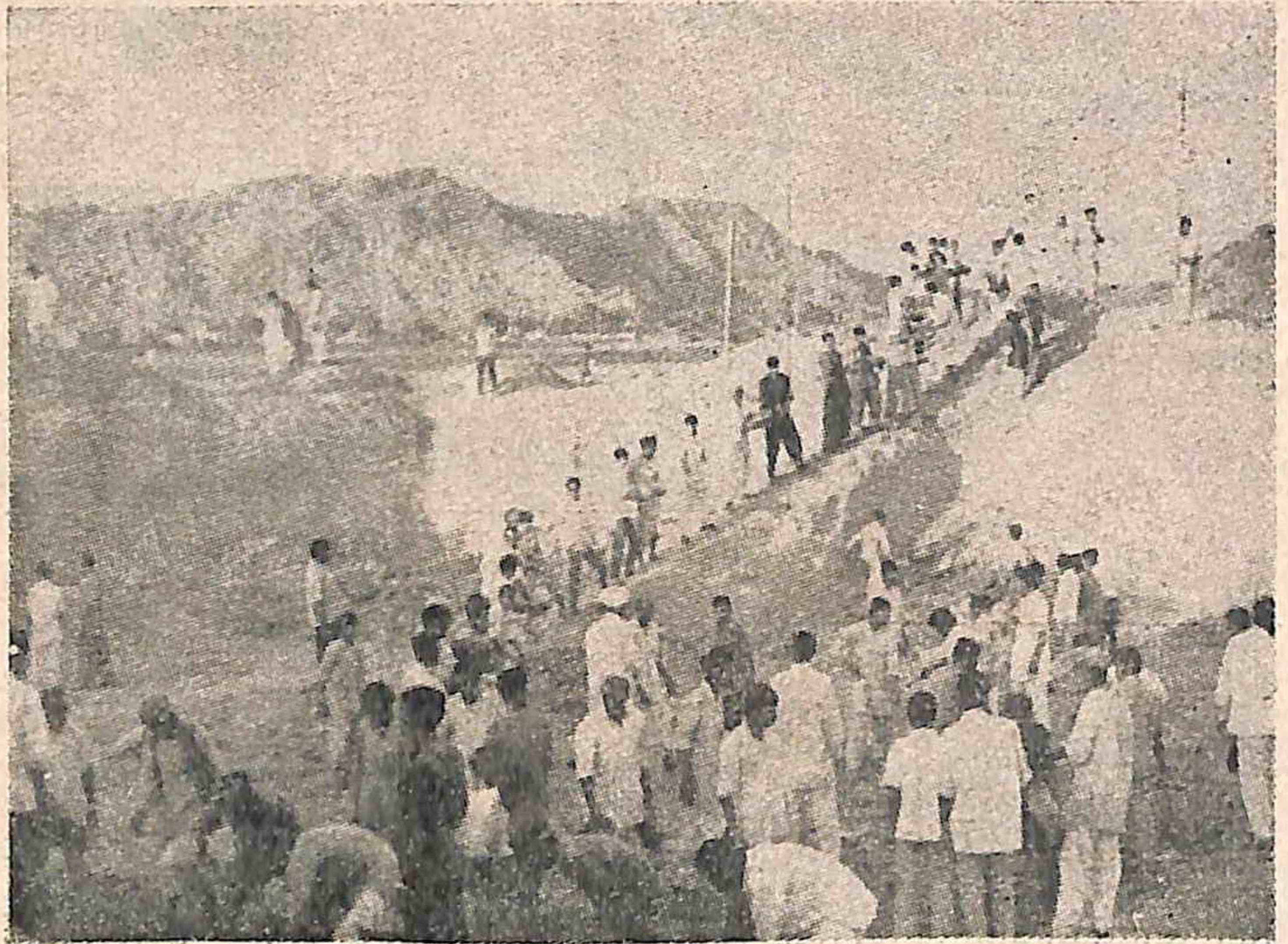
مجلس خدام الاحمدیہ لائل پور شہر کا وقار عمل
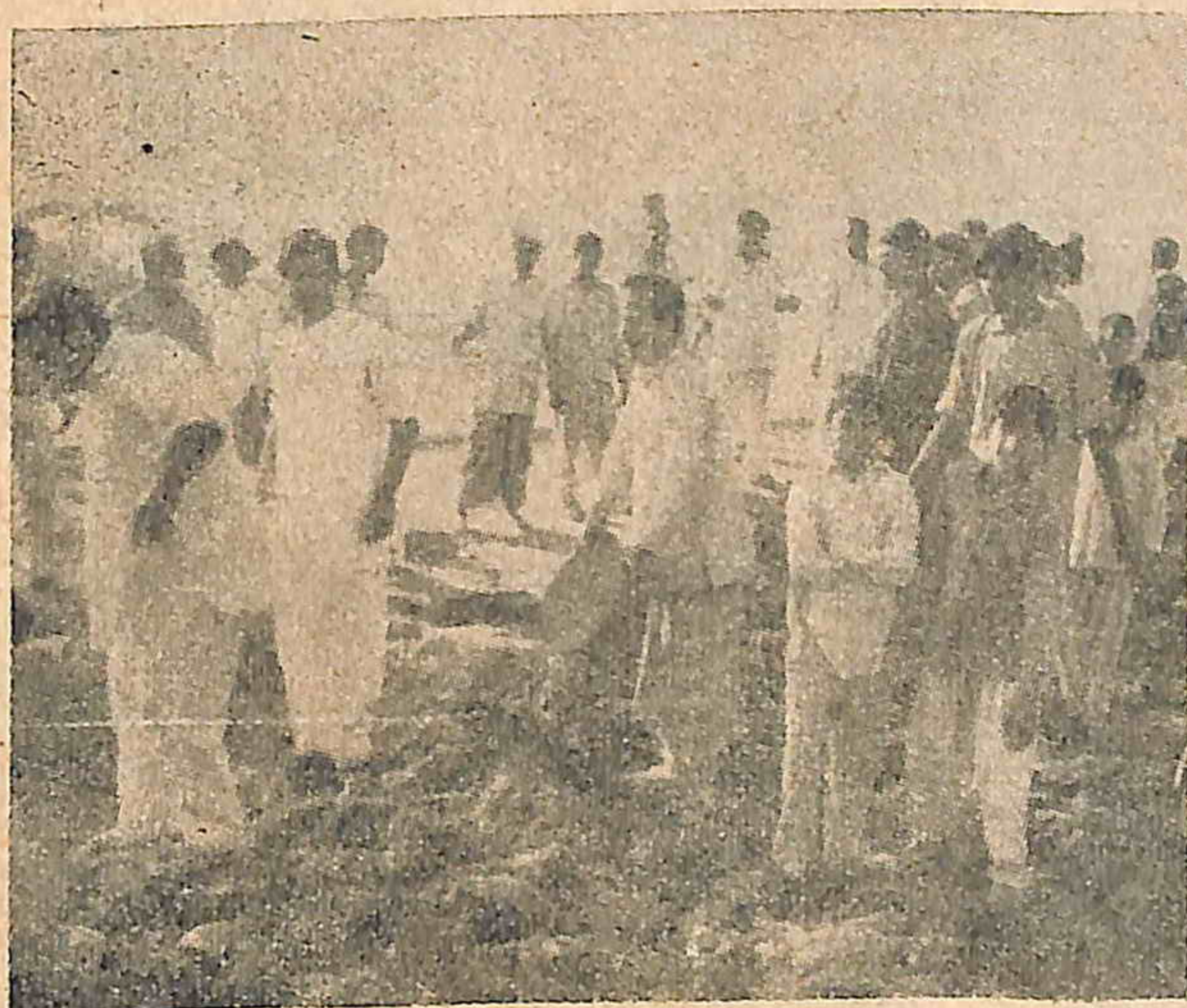
"حال ہی میں اہالیانِ ربوہ نے بڑا اچھا کام کیا۔ میرے دل سے ان کے لئے دعائیں نکلتی ہیں۔ آپ بھی ان کے لئے دعا کریں۔ تھوڑا عرصہ ہوا میں نے پولیس کی عمارت کی بنیاد رکھی تھی۔ اس میں ایک تہ خانہ بنانا تھا۔ انجنیئر نے تخمینہ دیا کہ ۲۷ ہزار مکعب فٹ زمین کھودنے پر دس ہزار روپیہ لگے گا۔ میں نے مقامی احباب کو خطبہ میں تحریک کی کہ وقارِ عمل کے ذریعہ یہ کام کیا جائے چنانچہ اہلِ ربوہ نے بڑے جوش اور ولولہ سے اس کام کو اپنے ہاتھ میں لیا۔ راتوں کو روشنی کا انتظام کر کے بھی انہوں نے کام کیا۔ پرسوں کی رپورٹ ہے کہ نصف کام ہو چکا ہے۔ ۱۰ اپریل تک کام مکمل کرنے کا وقت میں نے مقرر کیا تھا۔ مشاورت کی وجہ سے تین روز کام نہیں ہو سکا امید ہے کہ یہ کام انشاء اللہ جلد مکمل ہو جائے گا۔ اہلِ ربوہ نے اس طریق سے سلسلہ کا دس ہزار روپیہ بچالیا ہے۔ ہم سب کا یہ عزم ہونا چاہیئے کہ جماعت کا ایک دھیلہ کا نقصان بھی نہیں ہونے دیں گے اور جماعت کو ایک دھیلہ کے فائدہ سے بھی محروم نہ ہونے دیں گے۔"

(الفضل ۵ شہادت ۱۳۵۲ھش)

خدا تعالیٰ کے فضل سے ۲۴ اپریل کو یہ کام تکمیل کو پہنچا۔ تعلیمی اداروں میں سے اپنی بہتر کارکردگی کے لحاظ سے جامعہ احمدیہ اول اور طلبیہ کالج دوم رہے۔ محلّوں میں سے دار العلوم شرقی اور باب الابواب اول اور محلہ دار النصر غربی دوم قرار پایا۔

۲۴ اپریل بوقت شام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہِ شفقت اس کام کے معائنہ کے لئے تشریف لائے اور آپ نے کام کا آخری حصہ ملاحظہ فرمایا۔ اس وقت دو حلقوں کے خدام بڑے جوش سے تکمیلِ کار کے آخری مراحل میں مشغول تھے۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ اختتامی دعا کے لئے تشریف لائے۔ اس وقت تمام اہالیانِ ربوہ اپنے پیارے امام کی زیارت اور ان کے ارشاداتِ عالیہ سننے کے لئے بڑے ذوق و شوق سے ترتیب کے ساتھ اپنے اپنے محلہ کی قطار میں کھڑے تھے۔ اس کارروائی کا آغاز تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا جو مکرم لئیق احمد صاحب طاہر مہتمم تعلیم نے کی۔ پھر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خدام کا عہد دہروایا اور

بعد ازاں ایک مختصر خطاب میں (جو اسی رسالہ میں شائع ہو رہا ہے) اپنے خدام کی حوصلہ افزائی فرمائی اور آئندہ وقار عمل کے سلسلہ میں اہم اور قیمتی نصائح سے نوازا۔ (نامہ نگار)

رپورٹ وقار عمل

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی

تاریخ۔ ۲۵ امان (مارچ) ۱۳۵۲ھش ۱۹۷۳ء

وقت۔ ۱۰ تا ۱½ بجے دن

مقام۔ لیاری کراچی (سعید آباد۔ لنگولین۔ بغدادی پیٹری۔ کلاکوٹ۔ پھول پتی لین۔ عید ولین۔ دریا آباد۔)

حاضری:۔ خدام = ۵۹۴

انصار = ۵۰

اطفال = ۷۰

کل = ۷۱۴

افتتاح:۔

خاکسار کی خواہش تھی کہ اس شاندار وقار عمل کا افتتاح کوئی صوبائی وزیر کریں لیکن جناب صدرِ پاکستان کے دورۂ کراچی کی وجہ سے تمام وزراء مصروف تھے۔ آخر ہفتہ کی رات ۹ بجے جناب عبدالستار صاحب گبول وزیر محنت حکومتِ سندھ (جو کہ حلقہ لیاری سے ہی اسمبلی میں نمائندہ ہیں) نے افتتاح کے لئے وعدہ فرمالیا۔

جملہ خدام کی اطلاع کے لئے قیادت ضلع کی طرف سے انفرادی چٹھیاں لکھی گئیں۔ چنانچہ افتتاح کے موقع پر ٹھیک دس بجے جب وزیر موصوف تشریف لائے تو مجوزہ تعداد ۵۰۰ خدام سے کہیں زیادہ (علاوہ انصار اور اطفال کافی تعداد میں مقام اجتماع میں پہنچ چکے تھے۔ ۱۰ بجے وزیر موصوف تشریف لائے۔ افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوتِ قرآن پاک سے ہوا۔ بعدہٗ جناب عبدالستار صاحب گبول نے افتتاحی تقریر کی جس میں آپ نے خدام کے جذبۂ خدمتِ خلق کو زبردست خراجِ تحسین پیش کیا۔ آپ نے فرمایا کہ لیاری جیسے علاقہ میں اس قسم کی خدمت کی سخت ضرورت تھی۔ آپ نے فرمایا کہ مغربی ممالک میں تو ایسی مثالیں ملتی ہیں لیکن پاکستان جیسے پسماندہ ملک میں اس قسم کا یہ پہلا موقع ہے کہ کھاتے پیتے گھرانوں کے خوش پوش نوجوان خدمتِ خلق کے لئے کسی پسماندہ اور غریب آبادی میں آئے ہیں۔ بعد ازاں خاکسار نے جوابی تقریر میں وزیر موصوف کا شکریہ ادا کیا کہ باوجود گوناگوں مصروفیات کے اس کارِ خیر کے لئے تشریف لائے۔ خاکسار نے کارپوریشن کے حکام کا بھی شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے اس کام کے لئے موقع فراہم کیا۔ خاکسار نے مزید کہا کہ یہ شمع محمدی کے پروانے سرورِ کائنات فخر موجودات حضرت خاتم الانبیاءؐ کے اس ارشاد کی تعمیل میں جمع ہوئے ہیں کہ راستہ سے گندی یا ضرررساں چیز کا ہٹا دینا بھی ایمان کا ایک حصہ ہے۔

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی کا وقار عمل
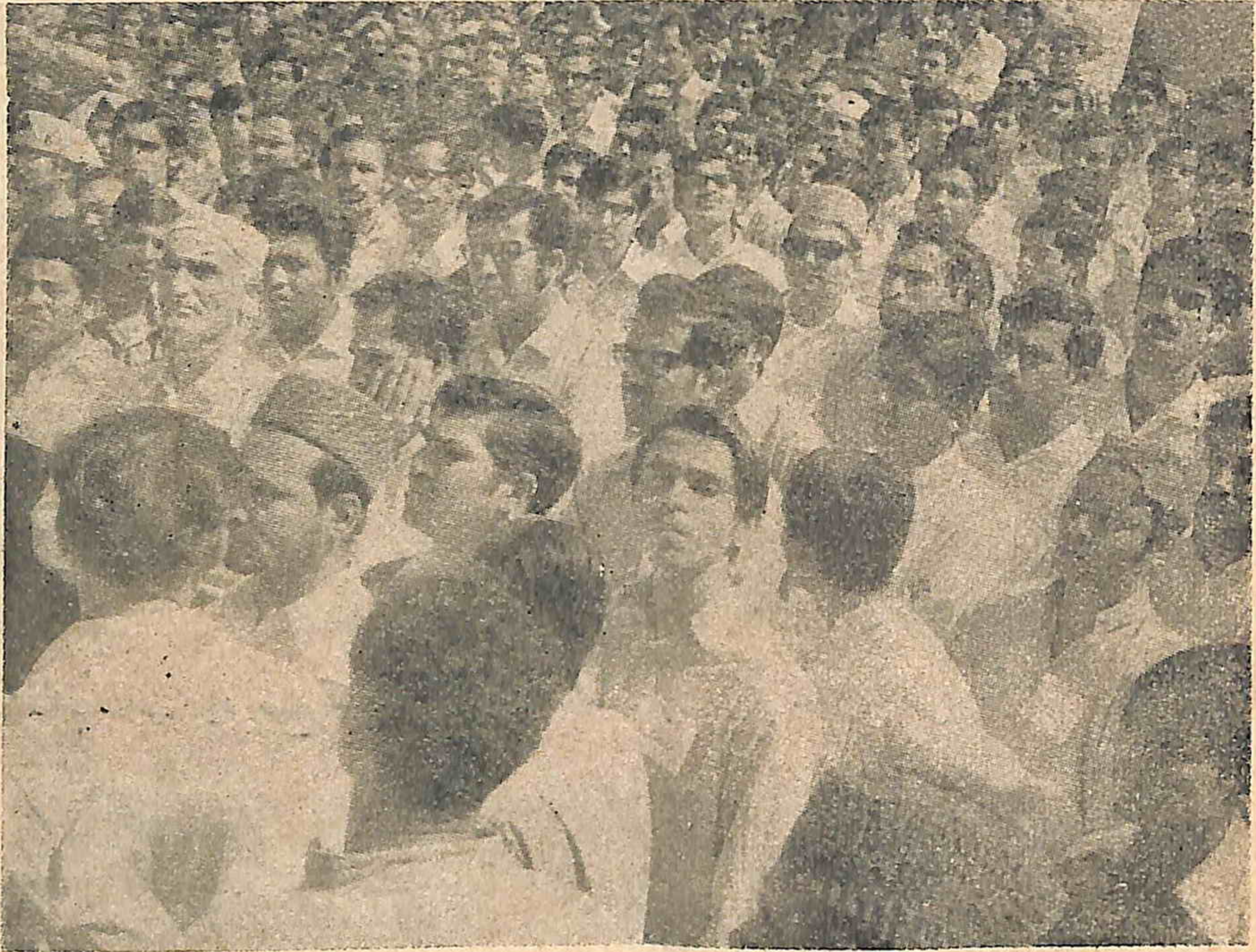
خدام وقارعمل سے قبل ہدایات سن رہے ہیں

خدام لیاری (کراچی) کے علاقہ میں صفائی
کے لئے جارہے ہیں

مجالس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی کے خدام لیاری کے علاقہ میں صفائی کر رہے ہیں

خدام ایک گندے نالے کو صاف کر رہے ہیں

مجلس خدام الاحمدیہ ماڈل ٹاؤن کے یک روزہ اجتماع کے چند مناظر
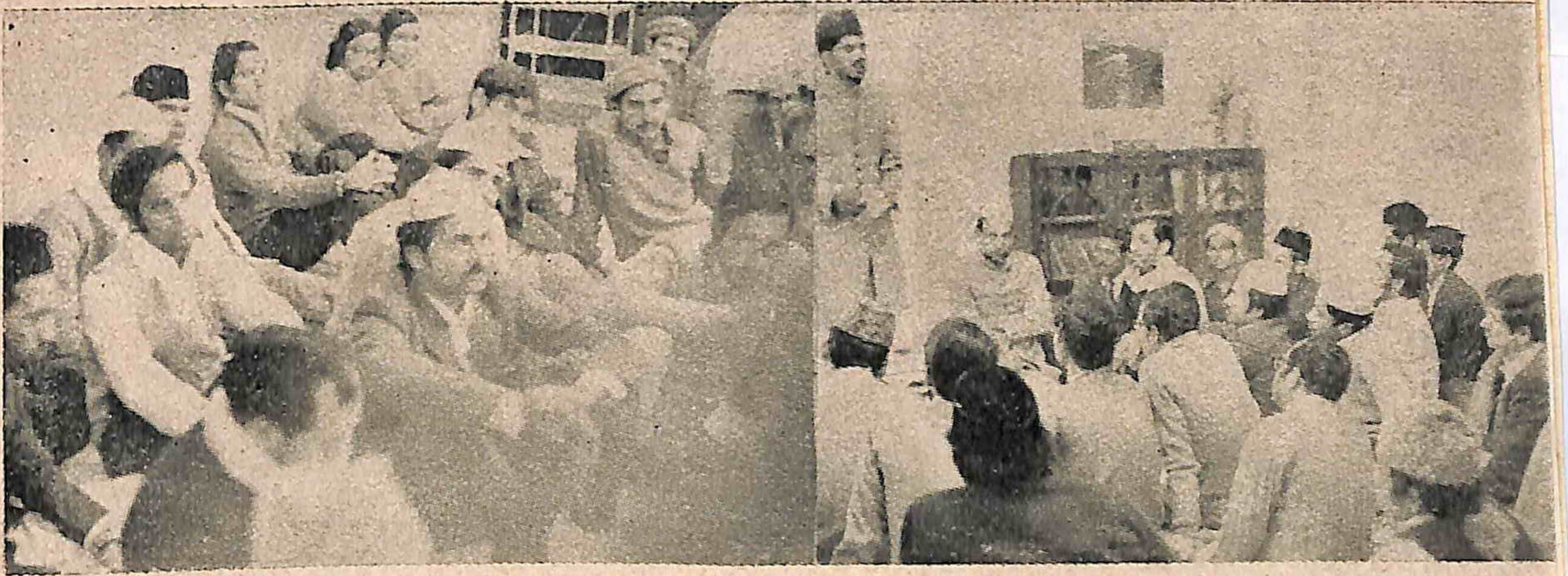
مجلس خدام الاحمدیہ سوسائٹی کراچی کی تربیتی کلاس

→
مجلس خدام الاحمدیہ ماڈل ٹاؤن
کے یک روزہ اجتماع کے موقع پر
مجلس کے زیرانتظام چائے کا سٹال

←
مجلس خدام الاحمدیہ ماڈل ٹاؤن
کے یک روزہ اجتماع میں اونچی
چھلانگ کا مقابلہ
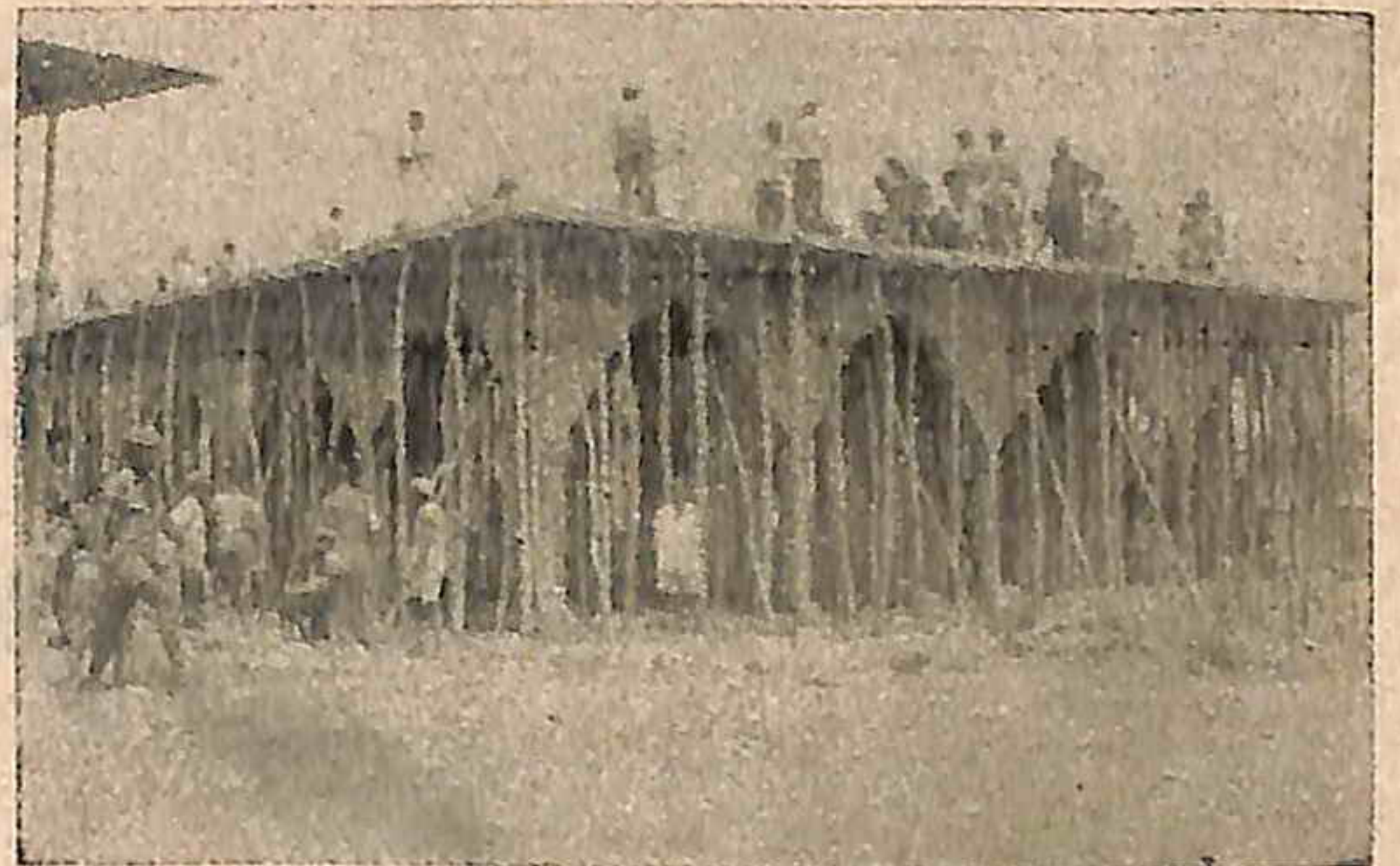
زیر تعمیر مسجد احمدیہ کینما Kenema مشرقی صوبہ سیرالیون میں
۱۸-۲-۷۳ کو خدام الاحمدیہ کے وقارعمل کے دو مناظر

اس کے بعد خاکسار کی درخواست پر مکرم و محترم سلطان محمود صاحب انور مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم کراچی نے اجتماعی دعا کروائی اور صفائی کا کام شروع کر دیا گیا۔

خدام میدانِ عمل میں :۔

طے شدہ پروگرام کے مطابق کارپوریشن کے پانچ انسپکٹروں کے ساتھ ساٹھ ساٹھ خدام کی جماعتیں کردی گئیں جو کہ ایک ایک ٹریکٹر اور دیگر سامان (کسی۔ بیلچے۔ جھاڑو۔ ٹوکریاں۔ نالی صاف کرنے کے بانس۔ برش وغیرہ) کے ساتھ آبادی کے پہلے سے طے شدہ علاقوں میں چلے گئے۔ جناب عبدالستار صاحب گبول بھی چند گروپوں کو دیکھنے گئے اور بعض جگہ خود کام میں شرکت کی۔ ایک سڑک جو کہ خدام صاف کر رہے تھے دیکھ کر وزیر موصوف نے حیرت سے کہا کہ "یہ لیاری کی سڑک ہے یا میکلوڈ روڈ"۔ ۳۵۰ خدام انسپکٹروں کے ساتھ بھجوانے کے باوجود افتتاح کے موقع پر ۱۵۰ کے قریب خدام بچ گئے ان خدام کو دس دس کی ٹولیوں کی شکل میں انصار بزرگان کی زیر سرکردگی ارد گرد کے علاقہ میں بھجوایا گیا۔

اس تمام کاروائی میں کراچی میونسپل کارپوریشن کے مہیلتھ آفیسر۔ چیف سینٹری انسپکٹر۔ ۵ انسپکٹر اور ۱۰ سب انسپکٹر موجود رہے۔ علاوہ ازیں مکرم و محترم میجر شمیم احمد صاحب نائب امیر، کیپٹن سید افتخار حسین صاحب، نائب امیر صاحب و ناظم انصار اللہ ضلع۔ مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور اور مولانا محمد عثمان صاحب چینی مربیان سلسلہ عالیہ احمدیہ و دیگر عہدیداران جماعت بھی خدام کی حوصلہ افزائی کے لئے موجود رہے۔

اختتام :۔

پروگرام کے مطابق ایک بجے دن کام ختم کرنا تھا لیکن دو سیکٹروں میں زیادہ کام کی وجہ سے ۱½ بجے کام ختم ہوا اور پارٹیاں واپس مقام اجتماع آگئیں جہاں خدام کو ٹھنڈا پانی اور ایک ایک کیتوں پیش کیا گیا اور اجتماعی دعا کے بعد خدام کو گھر جانے کی اجازت دی گئی۔

اس شاندار وقارِ عمل کی خبر روزنامہ جنگ، روزنامہ آغاز، روزنامہ امن میں شائع ہونے کے علاوہ ریڈیو پاکستان کراچی سے بھی نشر ہوئی۔ اسی طرح کارپوریشن کے گزٹ اور نوٹس بورڈ پر بھی اسے لگایا گیا۔　　(قائد ضلع کراچی)

مجلس خدام الاحمدیہ کینیما (سیرالیون) کا اجتماعی وقارِ عمل

مکرم بشیر احمد صاحب شمس مبلغ انچارج سیرالیون تحریر فرماتے ہیں :۔

۱۔ گزشتہ ماہ فروری میں زیر تعمیر مسجد احمدیہ بمقام کینما (Kenema) مشرقی صوبہ سیرالیون میں ۱۸؍۲ کو وسیع پیمانے پر وقارِ عمل کا اہتمام کیا گیا۔ ارد گرد کی احمدی جماعتوں اور خصوصاً

خدام نے اس میں نمایاں حصہ لیا۔ کم و بیش چار صد افراد نے حصہ لیا اور مسلسل صبح ۹ بجے سے ۲½ بجے بعد دوپہر تک وقار عمل کر کے مسجد کے برآمدوں پر کنکریٹ کی چھت ڈالی۔ جس کی پیمائش اندازاً دو ہزار فٹ تھی۔ اختتام پر کلوا جمیعاً کا پروگرام بھی تھا۔ اس وقار عمل سے جہاں اپنے احمدی احباب کے ایمانوں میں اضافہ ہوا وہاں غیر از جماعت احباب کے لئے بھی بہت حیرانی اور دلچسپی کا موجب بنا۔ لاؤڈ سپیکر کا بھی انتظام تھا۔

(۲) جنوری ۷۳ء میں پریذیڈنٹ آف گیمبیا سر داؤدا جوارا نے سیرالیون کا پانچ روزہ سرکاری دورہ کیا۔ اس موقعہ پر جماعت احمدیہ کے وفد نے ان سے ملاقات کی۔ خاکسار نے ان سے مشن کے سلسلہ میں تفصیلی گفتگو کی۔

(۳) مختلف مقامات پر خدام الاحمدیہ کی تنظیم کو منظم کیا جا رہا ہے۔ ان ایام میں باجے بو میں خاص طور پر سالانہ اجتماع ہو رہا ہے جس کی رپورٹ ارسال کر دی جائے گی۔ آخر میں خاص طور پر دعا کی درخواست ہے۔

اجتماعی وقار عمل لائلپور

مؤرخہ ۲۳ مارچ کو صبح سات بجے اجتماعی وقار عمل کا پروگرام حلقہ بٹالہ کالونی میں منایا گیا۔ لیکن خدام پونے سات بجے پہنچنے شروع ہو گئے۔ پورے سات بجے کافی تعداد میں دور دراز حلقوں سے خدام سائیکلوں پر سوار اکٹھے ہو گئے۔ ۷ بجے وقار عمل شروع ہوا۔

مقام عمل :-

حلقہ بٹالہ کالونی میں دو سڑکوں کے درمیان گراسی پلاٹ ہے اور پلاٹ کے ایک کونے کے ساتھ ساتھ ایک گندے پانی کا نالہ گزرتا ہے جو کٹاؤ کی وجہ سے تالاب کی شکل اختیار کر چکا تھا اس راستے سے کافی آمد و رفت تھی۔ سکول کے بچوں اور بچیوں کو گزرتے وقت کافی دقت کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ کئی دفعہ اہل محلہ نے میونسپل کمیٹی کو اس سڑک کی تعمیر کروانے کی طرف توجہ دلائی لیکن بے سود۔ ایک بار اہل محلہ نے فی گھر ۲۰/ روپے اکٹھے کئے گئے لیکن یہ پروگرام بھی پایہ تکمیل کو نہ پہنچا۔ چنانچہ اس کام کو کرنے کی توفیق مجلس خدام الاحمدیہ کو نصیب ہوئی۔ خدام نے پہلے بغیر کسی عار کے اس گندے نالے کو صاف کیا۔ محترم قائد صاحب مجلس پیش پیش تھے۔ خدام قائد صاحب کا نمونہ دیکھ کر ان سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے رہے۔ چنانچہ خدام نے نہایت عمدہ طریقے سے ایک پلی تعمیر کی اور دوسری طرف سڑک پر مٹی ڈالی جا رہی تھی۔

یہ نظارہ قابل دید تھا۔ غیر از جماعت احباب دیکھ کر بہت متاثر ہو رہے تھے۔ جب

سڑک پر مٹی ڈال کر مکمل کر کے خدام نے قطاریں بنا کر پریڈ کی تو سامنے واقع ایک غیر از جماعت دوست نے اخلاص کا مظاہرہ کرتے ہوئے ریت بکھیرنے کے لئے دی۔ چنانچہ خدام نے نہایت منظم طریقے اور جوش و خروش سے قطار بنا کر ریت کو سڑک پر بکھیر دیا۔ خدام کی حوصلہ افزائی کے لئے بعض اوقات نعرے بھی لگائے جاتے رہے۔ پاکستان زندہ باد ــــ اسلام زندہ باد ــــ حضرت خاتم الانبیاء زندہ باد ــــ احمدیت زندہ باد۔

اخباری نمائندوں کی آمد:۔

جب وقار عمل کا کام ہو رہا تھا تو روزنامہ مساوات کے نامہ نگار تشریف لائے۔ انہوں نے کام کرتے ہوئے خدام کی تصاویر بھی اتاریں۔ محترم قائد صاحب نے نہایت عمدہ طریقہ سے مجلس خدام الاحمدیہ کے اغراض و مقاصد اور لائحہ عمل کا مختصراً تعارف کرایا۔ بعدہٗ روزنامہ نوائے وقت لاہور کے نمائندے تشریف لائے محترم قائد صاحب نے ان کو بھی مجلس خدام الاحمدیہ کی تنظیم کا مختصراً تعارف کرایا جسے سن کر وہ بہت خوش ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ نوجوانوں کی اصلاح کی طرف آپ کافی توجہ دے رہے ہیں۔ روزنامہ نوائے وقت کے نمائندے آخر وقت تک مجلس کے پروگرام میں حاضر رہے۔

۱۶۵ خدام ۵۴ اطفال اور ۱۵ انصار نے ۲ گھنٹے کام کر کے ۱۰۰ فٹ لمبی ۲ فٹ چوڑی اور ۱/۲ فٹ اونچی مٹی ڈال کر سڑک کی تعمیر کی گئی۔

اس کے بعد خدام کو حلقہ وار قطاروں میں کھڑا کر کے حاضری لی گئی۔ بعد ازاں تربیتی پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ پھر محترم قائد صاحب نے خدام الاحمدیہ کا عہد دہرایا۔ اور حاضرین (جن میں کافی غیر از جماعت دوست تھے) کو مختصر طور پر خدام الاحمدیہ کی تنظیم کا تعارف کرایا اور غرض و غایت بیان فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ ہی ایسی جماعت ہے جو رسول کریمؐ کے اسوۂ حسنہ پر کاربند ہونے کا مظاہرہ کرتی ہے۔ آپ نے تمام حاضرین کو اسلام کا عملی نمونہ پیش کرنے کی تحریک کی۔

وقار عمل کے بعد مجلس کی دو ٹیموں کے درمیان فٹ بال کا ایک دوستانہ میچ ہوا۔

مورخہ ۲/۳ کو چک ۶۴۸ گ۔ب ٹھٹھہ کالو میں وقار عمل منایا گیا۔ ۶۰ فٹ لمبی ۶ فٹ چوڑی سڑک پر مٹی ڈالی گئی۔ ۲۵ افراد نے حصہ لیا۔ غیر از جماعت دوستوں نے خوشنودی کا اظہار کیا اور اجتماعی دعا میں شامل ہوئے۔

خالد کو ضرورت ہے آپ کے قلمی تعاون کی۔ (ادارہ)

سائیکل سفر لاہور سے ربوہ — شریک سفر ۲۸ خدام

مؤرخہ ۲۳/۳/۷۳ء بروز ہفتہ مجلس عاملہ ضلع لاہور کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارکانِ عاملہ ضلع لاہور کو نہایت قیمتی اور مفید نصائح سے نوازا اور ارشاد فرمایا کہ جن خدام کے پاس سائیکلیں نہیں وہ خریدیں اور جو چلانا نہیں جانتے وہ چلانا سیکھیں پھر ارشاد فرمایا کہ اس دفعہ مجلس مشاورت منعقدہ مارچ ۱۹۷۳ء میں شامل ہونے والے خدام لاہور سے ربوہ تک کا سفر سائیکلوں پر کریں۔

ضلع لاہور کے خدام نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ربوہ تک سائیکل سفر کا پروگرام بنایا۔ اس میں شامل ہونے والے تمام خدام دو بجے بعد دوپہر مسجد دہلی دروازہ میں جمع ہوئے۔ جہاں قائد صاحب ضلع مکرم و محترم ملک منور احمد صاحب جاوید نے خدام کو چار گروپوں میں تقسیم کیا اور خدام کو سفر سے متعلق زرّیں نصائح و ہدایات سے نوازا اور دورانِ سفر اطاعت امیر کی اہمیت واضح فرمائی۔ بعد ازاں مکرم و محترم محمد شفیع صاحب اشرف مربی سلسلہ احمدیہ نے الوداعی دعا کروائی۔ اور اس طرح اس سفر کا آغاز ہوا۔

سب سے پہلے گروپ ۱ پھر دوسرا گروپ پھر تیسرا پھر چوتھا گروپ روانہ ہوا۔ آخری گروپ کے پاس سائیکل کی مرمت کا سامان تھا۔ اور اس گروپ کو ہدایت تھی کہ راستہ میں اگر کوئی سائیکل خراب ہو جائے یا کسی خادم کے ساتھ کوئی حادثہ پیش آجائے تو وہ خدام کی ہر ممکن مدد کریں۔

ہمارا قافلہ خاکسار کی زیرِ قیادت ساڑھے تین بجے شام دہلی دروازہ سے روانہ ہوا۔ ایک موریہ پُل کے قریب ایک سائیکل میں کچھ خرابی پیدا ہو گئی۔ جس وجہ سے چند منٹ قافلہ کو رُکنا پڑا۔ جلد ہی سائیکل کی خرابی دُور کر دی گئی اور قافلہ پھر روانہ ہوا۔ شاہدرہ پہنچنے پر وہاں کی مجلس خدام الاحمدیہ کے چند خدام قافلہ کے استقبال و الوداع کے لئے کھڑے تھے۔ قافلہ ایک منٹ کے لئے رُکا اور پھر روانہ ہوا۔ قائد صاحب فیکٹری ایریا شاہدرہ وہاں سے قافلہ کے گروپ ۱ میں شامل ہو گئے۔ اس طرح قافلہ کی مجموعی تعداد ۲۷ ہو گئی۔ شہر سے باہر نکلتے ہی محسوس ہوا کہ ہوا کا رُخ ہماری مخالف سمت میں ہے۔ لہٰذا سائیکلوں کی رفتار سست پڑ گئی۔ پھر بھی خدام تسبیح و تحمید کرتے ہوئے ہشاش بشاش چہروں کے ساتھ آگے بڑھتے گئے۔

شاہدرہ سے چند میل کے بعد ایک خادم محمد قاسم صاحب مجلس کماس کے قافلہ میں آ شامل ہوئے۔ دس، بارہ میل کا سفر کرنے کے بعد کچھ پیاس محسوس ہوئی۔ قافلہ چند منٹوں کے لئے رُکا۔ امیر قافلہ کے پاس چھاگل میں محفوظ پانی سے خدام نے پیاس بجھائی اور قافلہ پھر منزل کی جانب رواں ہوگیا۔

ابھی شیخوپورہ سے کافی دُور ہی تھے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوا کی شدت میں کمی پیدا ہوگئی اور سفر قدرے آسان ہوگیا۔ شام چھ بجے کے قریب ہم بخیر و عافیت شیخوپورہ پہنچ گئے۔ وہاں خدام نے چائے وغیرہ پی اور ساڑھے چھ بجے کے قریب پھر قافلہ آگے روانہ ہوا۔ ہماری پہلی منزل چوہڑ کانہ تھی ابھی شیخوپورہ سے پانچ چھ میل کا ہی سفر کیا تھا کہ اندھیرا چھانے لگا۔ کچھ سڑک جگہ جگہ سے خراب ہونے کی وجہ سے بھی سفر قدرے مشکل ہوگیا۔ چند خدام کی سائیکلوں کے ساتھ روشنی کا انتظام بھی تھا جو بہت مفید ثابت ہوا۔ اور ہم تقریباً ساڑھے سات بجے چوہڑ کانہ پہنچ گئے۔ وہاں پہلے سے دی ہوئی اطلاع کے مطابق مقامی مجلس کے چند خدام ہاتھ میں لالٹین لئے قافلہ کے استقبال کے لئے کھڑے تھے جو ہمیں مسجد احمدیہ چوہڑ کانہ لے گئے۔ مقامی جماعت نے کھانے کا انتظام کیا ہوا تھا۔ کھانا کھانے کے بعد مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھی گئیں۔ نماز کے بعد قائد صاحب چوہڑ کانہ مکرم رشید احمد صاحب نے امیر قافلہ کا انٹرویو (سفر کے تاثرات) ریکارڈ کیا۔ علاوہ ازیں مکرم مرزا کرامت اللہ صاحب اور بہادر خان صاحب کے تاثرات بھی ریکارڈ کئے اور خدام تسبیح و تحمید کرتے ہوئے سو گئے۔

دوسری صبح ہمارا پروگرام نماز تہجد کے معاً بعد سفر کرنے کا تھا اور ناشتہ کا پروگرام خانقاہ ڈوگراں کا تھا۔ لیکن امیر صاحب چوہڑ کانہ نے نہایت شفقت سے ہمیں ارشاد فرمایا کہ صبح ناشتہ یہیں کر کے سفر شروع کیا جائے کیونکہ خانقاہ ڈوگراں میں اتنے خدام کا ناشتہ بروقت نہیں مل سکے گا اور وقت ضائع ہوگا، ویسے بھی کچھ کھائے پئے بغیر اتنا سفر کرنا اچھا نہیں ہوگا۔ امیر قافلہ نے ان کی محبت بھری پیشکش کا خیر مقدم کیا۔ لہٰذا ہم علی الصبح اٹھے۔ نماز تہجد و نماز فجر باجماعت ادا کی گئیں۔ اتنی دیر میں ناشتہ تیار ہوگیا۔

ناشتہ کرنے کے بعد ہم نے نہایت خلیق اور مہربان میزبانوں سے اجازت چاہی۔ چنانچہ قائد صاحب مکرم رشید احمد صاحب مع چند خدام کے چوہڑ کانہ سے باہر نہر کے پل پر ہمیں الوداع کہنے آئے۔ مکرم رشید احمد صاحب کے اخلاق اور مہمان نوازی سے ہم بہت خوش ہوئے اور ان کا شکریہ ادا کیا۔ اور دعا کی درخواست کے ساتھ اجازت چاہی۔ چنانچہ انہوں نے دعا کرائی اور ہم نے پھر خدا تعالیٰ کا نام لے کر سفر کا آغاز کیا۔ چودہ میل کا سفر سڑک انتہائی خراب ہونے کی وجہ سے گو خاصہ مشکل تھا لیکن صبح کی خنک اور لطیف ہوا نے خدام کو تازہ دم رکھا۔

ہم آٹھ بجے خانقاہ ڈوگراں پہنچ گئے۔ سفر جاری رہا اور قریباً ۹ بجے منڈی سکھیکی پہنچ گئے۔ وہاں قافلہ نصف گھنٹہ کے لئے رُکا۔ خدام نے چائے وغیرہ پی۔ اور ۹½ بجے ہم پھر آگے روانہ ہوئے۔ سورج کافی نکل آیا تھا لیکن ہلکی ہلکی ہوا بھی چل رہی تھی جس سے موسم خوشگوار ہو گیا تھا۔ قافلہ تسبیح و تحمید و ذکر الٰہی میں مشغول رواں دواں رہا۔ کہیں کہیں سڑک بھر خراب آجاتی۔ لیکن خدام بالکل نہ گھبرائے۔ اور امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل کی خوشی میں چند ہی منٹ میں خراب سڑک پار کر جاتے۔ ہم ایک درمیانی رفتار سے آگے بڑھ رہے تھے۔ تمام خدام امیر قافلہ کے ہر حکم کی تعمیل کر رہے تھے۔ اگر کبھی کوئی خادم پیچھے رہ جاتا تو اس کو ساتھ ملا لیا جاتا۔

ہم ۱۰½ بجے پنڈی بھٹیاں پہنچ گئے۔ وہاں خدام نے ایک گھنٹہ آرام کیا اور کھانا کھایا۔

۱۱½ بج چکے تھے۔ پہلے تو یہی خیال تھا کہ چونکہ دوپہر کو کچھ گرمی ہو جاتی ہے اسلئے دھوپ کے وقت آرام کیا جائے لیکن آسمان پر بادل بھی چھا گئے تھے اور ہوا بھی ہلکی ہلکی چل رہی تھی۔ موسم خاصہ خوشگوار تھا۔ دوسری طرف امام وقت کی محبت مرکز کی طرف کھینچے جا رہی تھی اسلئے طے یہی پایا کہ سفر جاری رکھا جائے۔ چنانچہ پھر روانہ ہوئے۔ باہمی مشورہ کے مطابق پنڈی بھٹیاں سے گیارہ میل دُور سڑک پر واقع موضع سرسہ شیخ پہنچ کر قافلہ ٹھہر گیا۔ کچھ پیاس بھی محسوس ہو رہی تھی لہذا سڑک پر واقع ڈسپنسری کے نلکا سے خدام نے پانی پیا اور کچھ دیر آرام کیا۔ وہاں سے ایک بج کر پندرہ منٹ پر بقیہ سفر پر روانہ ہوئے اور چنیوٹ سے گزرتے ہوئے دریائے چناب کے پُل پر پہنچ گئے۔ پُل پر چڑھائی خاصی مشکل اور ہمت طلب تھی۔ خدام کچھ تھکاوٹ بھی محسوس کر رہے تھے لیکن منزلِ مقصود پر پہنچنے کی خوشی میں چند ہی منٹوں میں پُل سے پار ربوہ کی حدود میں داخل ہو گئے۔ ہمارے دل خوشی سے لبریز تھے۔ ہم قادرِ مطلق کا شکر ادا کر رہے تھے کہ اس نے محض اپنے فضل سے ہمیں نوازا اور خلیفۂ وقت کے ارشاد کی تعمیل کی سعادت ہمیں نصیب کی۔ اس طرح ہم نے مجموعی طور پر تقریباً ایک سَو میل لمبا سفر قریباً ۱۰½ گھنٹے (یہ وقت صرف سائیکلوں کے چلانے کا ہے۔ پوہڑکانہ میں قیام کا عرصہ اس میں شامل نہیں ہے) میں ختم کیا۔

پُل کراس کرنے کے بعد خاکسار نے قافلہ کو گروپ وار ترتیب دیا۔ ہر گروپ کے آگے نائب امیر صاحبان تھے اور سب سے آگے خاکسار امیرِ قافلہ چل رہا تھا۔

یہ قافلہ نعرۂ تکبیر اللہ اکبر۔ اسلام زندہ باد۔ حضرت خاتم الانبیاء زندہ باد۔ احمدیت زندہ باد۔ انسانیت زندہ باد۔ غلبۂ اسلام زندہ باد۔ اور حضرت امیر المومنین زندہ باد کے فلک شگاف نعروں کے ساتھ ربوہ میں داخل ہوا۔

اہلِ ربوہ نعرے سُن کر سڑکوں پر نکل آئے

اور مسکراتے ہوئے چہروں کے ساتھ ہمارا استقبال کیا اور ہمارے نعروں کا جواب دیا۔ ہمارا قافلہ ایوانِ محمود کی چاردیواری میں جاکر رُکا۔ ہمارے نعروں کی آواز سُن کر مکرم و محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اپنے دفتر سے باہر تشریف لائے اور نہایت ہی محبت بھری نگاہوں اور مسکراہٹوں سے ہمیں شرفِ مصافحہ بخشا۔ اس طرح اس سفر کا اختتام ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ والسلام

خاکسار۔ امیر قافلہ

طاہر محمود۔ نائب قائد ضلع لاہور

تبصرہ

مجلس خدام الاحمدیہ لائل پور قابلِ مبارکباد ہے کہ ان کے شعبۂ اشاعت کو نہایت دیدہ زیب و خوبصورت کتابچہ بنام "**ترجمہ تفسیر صغیر کے بے مثال معنوی، لغوی اور ادبی کمالات**" مؤلفہ مؤرخ احمدیت جناب مولانا دوست محمد صاحب شاہد شائع کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔

یہ مضمون جو اس سے قبل ماہنامہ الفرقان میں شائع ہوچکا ہے مولانا صاحب موصوف کے مخصوص علمی اور تحقیقی انداز کا ہے جس سے جماعت کے بنیادی مقصد تبلیغ و اشاعت قرآن کی طرف رغبت پیدا ہوتی ہے۔

ہدیہ اصل لاگت سے بہت کم صرف ستر پیسے۔

ملنے کا پتہ چوہدری محمد ادریس صاحب کارکن حدیقۃ المبشرین ربوہ۔

قائدین و ناظمین اطفال متوجہ ہوں

امسال فیصلہ کیا گیا ہے کہ "تمغۂ بدر اطفال" صرف وہی طفل حاصل کر سکے گا

۱۔ جو چاروں مرکزی امتحانات کے علاوہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق "سترہ آیات" اور کتابچہ "یاد رکھنے کی باتیں" بھی حفظ کر کے امتحان دے کر سند خوشنودی حاصل کر چکا ہو۔

۲۔ امسال انشاء اللہ العزیز سالانہ مرکزی امتحانات ۲۵ رمئی بروز جمعۃ المبارک منعقد ہوں گے۔

۳۔ مطلوبہ تعداد پرچہ جات سے دفتر کو مطلع کریں۔

۴۔ اطفال کو ان امتحانات کی تیاری پوری تندہی سے شروع کروا دیں۔

سیکرٹری تعلیم

اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ

"خالد" کے معیار کو بلند سے بلند تر کرنے کے لئے آپ کے گرانقدر مشوروں کا ادارے کو انتظار ہے۔ آج ہی توجہ فرمائیں!

(مینجر ماہنامہ خالد۔ ربوہ)

مکرم فیض چنگوی صاحب

آتا نہیں ہے جیسے اک بار خواب جاکر
پھر کے نہیں پھر آتا عہدِ شباب جاکر

ہے لاجواب تحفہ عہدِ شباب لیکن
آتا نہیں کبھی پھر یہ لا جواب جاکر

اونچی بلندیوں سے پستی میں بہ چکے جو
دھارے کبھی نہ لوٹے نہ موجِ آب جاکر

جو شاخِ گُل سے کٹ کر بکھر گیا زمیں پر
پھر شاخ پر نہ آیا گیندا گلاب جاکر

بخشی تمہیں خدا نے روحانیت کی دولت
ارشاد یہ ہُوا ہے بانٹو شتاب جاکر

مہدی کے گلستاں کی جاں بخش جانفزا یہ
پھیلاؤ گُل جہاں میں بُوئے گلاب جاکر

ہے مادیت میں ڈوبی قوموں کی زندگانی
برپا تمہیں ہے کرنا اک انقلاب جاکر

دنیا میں چار سُو ہے غفلت کی نیند طاری
صَوتِ اذاں سے توڑو تم ان کا خواب جاکر

فخرِ اُمم تمہیں ہو فخرِ رسلؑ کے پیرو
ہر قوم کو سُناؤ اُمّ الکتاب جاکر

ہے سُونی سُونی محفل اور منتظر ہیں میکش
اُٹھو شمع کے رُخ سے جلدی نقاب جاکر

مہدی وہی جو عیسیٰ فطرت میں ابنِ مریم
اِس راز کا بتاؤ لُبّ لباب جاکر

تثلیث کے عقیدے کو پاش پاش کر دو
شیطان پر چلاؤ تیرِ شہاب جاکر

اِک بات فیض تم کو پھر کہہ کے جا رہا ہے
لَوٹے گا نہ کبھی پھر عہدِ شباب جاکر

مجلس خدام الاحمدیہ ماریشس کا کامیاب سالانہ اجتماع

(بوساطت مہتمم صاحب مجالس بیرون مجلس مرکزیہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ ماریشس نے ۲۔۳ دسمبر ۱۹۷۲ء کو اپنا سالانہ علمی تربیتی اور روحانی اجتماع منعقد کیا اور نوجوانوں نے سارے پروگرام میں جوش و خروش سے حصہ لیکر اس عظیم اجتماع کو ہر لحاظ سے کامیاب بنایا۔

MAURICIAN اور ADVANCE میں اجتماع کے اعلان اور پروگرام شائع ہوئے۔ دارالسلام ہال کو نہایت سلیقہ سے سجایا گیا۔ سٹیج تعمیر کیا گیا۔ اندرون ہال کپڑے کے بڑے بڑے قطعات آویزاں کیے گئے جن میں آیات قرآنیہ، الہامات حضرت مسیح موعودؑ درج تھے۔ سٹیج کے عقب میں ماریشس اور مجلس خدام الاحمدیہ کے جھنڈے لگائے گئے۔

پروگرام کے تحت اجتماع کا پہلا اجلاس بعد دوپہر دو بجے شروع ہوا۔ جناب ارشاد سوکیہ صاحب نے نہایت خوش الحانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کی۔ بعدہٗ مکرم صدیق احمد صاحب منور نے نہایت پُروقار طریقے سے ایستادہ خدام سے عہد دُہرایا۔ بعدہٗ مکرم قریشی محمد اسلم صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ ماریشس نے افتتاحی تقریر فرمائی۔

آپ نے اس امر پر زور دیا کہ جماعت کے نوجوانوں پر عظیم ذمہ داریاں عائد ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ پوری ہمت اور تندہی سے ان فرائض کو سرانجام دیں۔

اس تقریر کے بعد مکرم منصور امیر الدین صاحب نے (YOUTH IN QURAN) کے موضوع پر کریولی زبان میں نہایت شستہ اور موثر انداز میں تقریر کی۔ آپ نے فرمایا کہ قرآن مجید نوجوانوں کو تعمیری زندگی بسر کرنے کی تلقین کرتا ہے اور ان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اپنے اندر ظاہری و باطنی اعلیٰ قسم کے اخلاق پیدا کریں۔

بعدہٗ اطفال نے نصف گھنٹہ کا ایک دلچسپ پروگرام پیش کیا جس میں انہوں نے نہایت دلکش انداز میں ایک سبق آموز سکیچ پیش کر کے حاضرین کو محظوظ کیا۔ نظم اور تلاوت کے بعد ننھے اطفال نے اسکیچ کے ذریعہ یہ امر واضح کیا کہ بچوں کو والدین کی اطاعت کرنی چاہیئے اور والدین کو بچوں کے ساتھ اس قسم کا سلوک کرنا چاہیئے جو ہمیشہ ان کی تربیت کا سامان لئے ہوئے ہو اور بچے غلط رستہ پر نہ پڑیں۔ اس سیشن کا آخری پروگرام SKETCHES کا مقابلہ

تھا جس میں روز ہل مجلس نے اول انعام حاصل کیا۔
نماز عصر کی ادائیگی کے بعد کھیلوں کا پروگرام شروع ہوا جس میں خدام نے انفرادی اور ٹیموں کی شکل میں بھرپور حصہ لیا۔

نماز مغرب اور عشاء کی ادائیگی کے بعد تلاوت کلام پاک سے دوسرے سیشن کا آغاز ہوا۔ پہلی تقریر مکرم سعید گلزاری صاحب نے "NEW FINDINGS about Jesus Christ" کے موضوع پر کی۔ اس کے بعد مکرم صدیق احمد صاحب منور نے "ذکر حبیب" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہمدردی مخلوق کے پہلو پر اظہار خیال کیا۔ تقریر کے آخر میں آپ نے حاضرین سے اپیل کی کہ وہ اپنی زندگیوں کا جائزہ لیں کہ کیا وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قابل تقلید نمونہ کو اپنے لئے عملی طور پر مشعل راہ بنا رہے ہیں؟ کیونکہ اسوۂ مسیح موعود کی پیروی کے بغیر اللہ تعالیٰ کی معرفت سے مشرف ہونا ممکن نہیں۔
مکرم صدیق احمد صاحب منور کی نہایت موثر تقریر کے بعد محترم برادرم ید اللہ بھنوں صاحب کی تقریر تھی۔ آپ حال ہی میں ربوہ اور قادیان کے بابرکت مقامات کی زیارت کرکے واپس تشریف لائے تھے۔ انہوں نے اپنی تقریر میں اپنے دورۂ قادیان اور ربوہ کے دلچسپ اور ایمان افروز حالات سنائے اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی زیارت سے مشرف ہونے کا ذکر بڑے جذباتی انداز میں فرمایا۔ جناب ید اللہ بھنوں صاحب کی تقریر احباب کے لئے ازدیاد ایمان کا باعث بنی۔
اس سیشن کی آخری تقریر مکرم و محترم قریشی محمد اسلم صاحب مبلغ انچارج ماریشس نے "SUPERIORITY OF ISLAM" کے موضوع پر انگریزی میں فرمائی۔
آپ نے فرمایا کہ اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے اور اس کی تعلیمات عالمگیر اور قیامت تک کے لئے ہیں اور اس اعلیٰ و ارفع تعلیم پر عمل کر کے مسلمانوں نے علم و عمل کے ہر میدان میں ساری دنیا میں فوقیت حاصل کی اور دنیا کے معلم بنے۔
مورخہ ۳/دسمبر صبح پونے نو بجے تیسرا اجلاس شروع ہوا۔ مکرم ابوبکر یعقوب صاحب (وکیل مبلغ) نے تبلیغ اسلام کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے اس امر پر زور دیا کہ ممبران جماعت کو غیر معمولی رنگ میں اپنے اخلاق و کردار میں تبدیلی پیدا کرنی چاہیئے اور دوسروں کیلئے قابل رشک نمونہ بننا چاہیئے۔ بعدہ تلاوت، نظم اور تقریر کے مقابلے ہوئے جن میں مجموعی طور پر مجلس روز ہل اول رہی۔ اسکے بعد تقریب تقسیم انعامات وقوع میں آئی۔ مکرم مولانا قریشی محمد اسلم صاحب، مکرم رشید حسین صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج اور مکرم حنیف جواہر صاحب پریذیڈنٹ جماعت ہائے احمدیہ ماریشس نے انعامات تقسیم کئے۔ آخر میں تلقین عمل کے طور پر خدام کو ہدایات دی گئیں اور اجتماعی دعا کے ساتھ یہ علمی، تربیتی اور روحانی اجتماع نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔
دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ خدام کو اسلام کے حقیقی خادم اور فرزند بنائے تا وہ اپنے فرائض کو بہ احسن طریق ادا کر سکیں۔ آمین۔

قراردادِ تعزیت وفات حسرت آیات سیّد داؤد احمد مرحوم و مغفور

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا یہ غیر معمولی اجلاس محترم سید داؤد احمد مرحوم و مغفور کے سانحۂ ارتحال پر گہرے رنج و غم اور حزن و ملال کا اظہار کرتا ہے۔ مجلس مرکزیہ کے سابق صدر اور مخلص مشیر اپنے محبوب حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

آپ کی شخصیت ظاہری و باطنی خوبیوں کا حسین امتزاج تھی۔ آپ اخلاقِ حمیدہ سے متصف، اخلاص و فدائیت کے پیکر اور خدماتِ سلسلہ کے لحاظ سے اپنے فاضل باپ حضرت میر محمد اسحاق رضی اللہ عنہ کی طرح غیر معمولی وجود تھے۔ آپ اعلیٰ درجہ کے منتظم، مدبّر اور اپنے نام داؤد کے مطابق کاموں میں اولوالعزم تھے۔ آپ ایک محبت کرنے والے استاد، ماں باپ سے بڑھ کر شفیق تھے۔ عاجزی اور انکساری آپکی طبیعت میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی مگر خودداری کی جھلک بھی نمایاں تھی۔

اسلام و احمدیت کے مخلص جاں باز، فدائی، وقفِ زندگی کی حقیقی رُوح رکھنے والے ایک مثالی واقفِ زندگی، اسلام اور محسن انسانیت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پناہ عشق رکھنے والے وجود تھے۔ جن کے کردار اور گفتار سے غیرتِ دینی اور ایثار و قربانی نمایاں تھی۔ آپ عبادات میں گہرا شغف رکھنے والے اور محبتِ قرآن سے سرشار تھے۔ اپنے بزرگ والد کی طرح حدیث کے متبحر عالم تھے۔ آپ مخلوقِ خدا کے گہرے ہمدرد، غرباء و یتامیٰ، ناداروں اور بیواؤں کی مدد میں زندگی بھر کمربستہ رہے۔

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں آپ کی خدمات سُنہرے حروف سے لکھے جانے کے قابل ہیں۔ آپ نے مختلف اوقات میں خدام الاحمدیہ میں مہتمم مال، مہتمم خدمتِ خلق، مہتمم اشاعت، مہتمم عمومی، معتمد، نائب صدر دوم اور صدر کی حیثیت سے ماتحت اور افسر کے طور پر کام کیا۔ اور اپنے اعلیٰ تدبّر، فراست اور حسن انتظام سے مجلس کا کام ترقی کی راہوں پر گامزن کیا۔ آپ کے دو سالہ دورِ صدارت میں ضلع وار نظام مستحکم و مضبوط ہوا۔ چندہ کی وصولی میں گزشتہ سالوں سے غیر معمولی اضافہ ہوا۔ مجالس اور مرکز میں کیفیت اور کمیت کے لحاظ سے قابلِ ذکر تربیتی کلاسیں منعقد ہوئیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی دیرینہ خواہش کی تکمیل میں اپنے زمانہ صدارت میں تعمیرِ ہال کا کام شروع کروایا۔

آپ نے خدام میں جذبۂ خدمت، محنت اور فدائیت پیدا کیا۔ بحیثیت صدر آپ ایک بہتر منتظم، مدبر اور ہمدرد شخصیت تھے جبکہ ماتحت کی حیثیت سے نہایت اطاعت گزار، بےنفس اور صائب الرائے مشیر تھے۔

آپ بیک وقت کئی رضاکارانہ فرائض سرانجام دیتے رہے۔ چنانچہ آپ ناظر خدمت درویشاں، افسر جلسہ سالانہ، نگران دارالاقامۃ النصرۃ، مینیجنگ ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کے ساتھ ساتھ جامعہ احمدیہ کے رسائل "البشریٰ" (عربی) اور مجلۃ الجامعہ کی نگرانی بھی فرماتے رہے۔ ان امور کی انجام دہی میں آپ کی اعلیٰ صلاحیتیں دیگر رفقاء کار کے لئے راہنمائی کا موجب بنیں۔

آپ شمع خلافت کے جاں نثار پروانہ تھے۔ اخلاص، اطاعت اور فدائیت کا مظہر، امام وقت کے اشارہ پر والہانہ لبیک کہنے والے پیکر صدق و وفا تھے۔ آپ کا پیارا اور حسین نمونہ آپ کے شاگردوں اور رفقاء کار کے لئے رُشد راہ ہے۔ جو فلاح و کامیابی کی عظیم منزل تک لے جانے کا موجب ہوتا ہے۔ اور الٰہی سلسلوں میں بشاشت اور والہانہ شوق پیدا کر کے ایک مہمیز کا کام دیتا ہے۔

آپ غلبۂ اسلام کا اہم فریضہ ہمیشہ اپنے سامنے رکھتے اور اپنے شاگردوں کے دلوں میں اس کی اہمیت جاگزیں فرماتے رہے۔ اپنا سب کچھ فتح اسلام کے لئے صرف کیا اور اپنے شاگردوں کو آخری وصیت میں بھی یہی پیغام دیا۔

اللہ تعالیٰ غریق رحمت کرے اس محسن اور ہمدرد وجود کو جو اپنی گوناگوں خوبیوں اور اعلیٰ اوصاف و کمالات کا حُسن اپنے دلربا وجود میں سموئے ہوئے تھا۔ ع

خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

ہم ممبران خدام الاحمدیہ مرکزیہ اس موقع پر اپنے دلی غم اور حزن و ملال کا اظہار کرتے ہوئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز، مرحوم کی بیگم صاحبہ محترمہ، بچوں، برادران، بہنوں اور جملہ افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور احباب جماعت سے دلی تعزیت کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ اسلام اور احمدیت کو ایسے فدائی اور عاشق ہمیشہ ہی دیتا رہے۔ آمین

ہم ہیں ممبران مجلس عاملہ

خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

اخبارِ مجالس

مجلس خدام الاحمدیہ گوٹھ مولوی عبدالسلام

یوم مسیح موعودؑ:۔

مؤرخہ ۲۳ر مارچ کو خاکسار کی زیر صدارت مقامی مسجد احمدیہ میں مجلس خدام الاحمدیہ گوٹھ مولوی عبدالسلام کے زیر اہتمام جلسہ یوم مسیح موعود منعقد ہوا۔ تلاوت مکرم سلطان احمد نے کی۔ ازاں بعد عزیزم مشتاق احمد صاحب اور مکرم شرافت احمد صاحب نے محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی مطبوعہ تقریر "سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام" سے چند ایمان افروز واقعات پڑھ کر سُنائے۔ آخر میں خاکسار (نذیر احمد خادم بہت) نے اس امر کو واضح کیا کہ حضرت مسیح موعودؑ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا دعویٰ یہ ہے کہ آپ نے ہر روحانی برکت اور فیض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت و پیروی سے حاصل کیا۔ (قائد خدام الاحمدیہ گوٹھ مولوی عبدالسلام P.O لاکھا روڈ ضلع نواب شاہ)

مجلس خدام الاحمدیہ میانوالی

جلسہ یوم مسیح موعود ۲۳ر مارچ بعد نماز جمعہ خدام الاحمدیہ مجلس میانوالی کے زیر انتظام منعقد ہوا۔ جس کی صدارت چوہدری نذیر احمد صاحب نے فرمائی۔ خدام کو مضامین پڑھنے کی اطلاع پیشگی دی جا چکی تھی۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن پاک اور مسیح موعود علیہ السلام کی نظم "ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے" سے ہوا۔ ذیل میں اُن خدام کے نام مندرج ہیں جنہوں نے جلسہ کی کامیابی میں نمایاں حصہ لیا۔

مکرم منور احمد ظفر۔ نظام خلافت، نعیم الدین قریشی۔ احمدیت کے کارنامے؛

جلسہ کے موقعہ پر عزیزم مظفر احمد شمس جس کی عمر تقریباً پانچ سال ہے نے خدام الاحمدیہ کا عہد زبانی سُنایا۔ جس سے حاضرین بہت متاثر ہوئے۔ اور اس بچے کو ہمارے صدر صاحب نے بطور انعام کچھ نقدی دی۔ اس طرح سے یہ پُر رونق مجلس اختتام پذیر ہوئی۔ (معتمد میانوالی)

مجلس خدام الاحمدیہ کُنری

یوم مسیح موعودؑ کے موقعہ مجلس کنری اور مجلس گوٹھ احمدیہ کے مابین ایک دوستانہ کبڈی میچ ہوا۔ یہ میچ مجلس کنری نے جیت لیا۔ خدام میں باہم تعلق پیدا کرنے اور مجلسی کام میں بہتری و بیداری پیدا کرنے کے لحاظ سے یہ میچ بہت مفید ثابت ہوا۔ (قائد کنری)

مجلس خدام الاحمدیہ انور آباد

مؤرخہ ۲۲-۴-۷۳ کو مجلس خدام الاحمدیہ انور آباد نے ایک اجتماعی وقار عمل منایا۔ صبح ۸½ بجے سب خدام ایک جگہ اکٹھے ہو گئے۔ خاکسار اور ناظم صاحب وقار عمل ضلع بھی اس پروگرام میں شریک ہوئے۔ کُل ۱۲ خدام اور ۶ اطفال نے وقار عمل میں حصہ لیا۔ اور پورے دو گھنٹے میں اندازاً ایک سو گز لمبی سڑک بالکل ٹھیک حالت میں بنا دی گئی۔ اس کے بعد آپس میں ایک دوستانہ والی بال میچ ہوا۔

احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ بہتر رنگ میں کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

محمد اسماعیل ابڑو
معتمد قیادت ضلع لاڑکانہ

مجلس خدام الاحمدیہ بہاولپور ڈویژن

۱۔ مؤرخہ ۱۸ فروری ۱۹۷۳ء کو بمقام حاصل پور تحصیل حاصل پور کی مجالس کے قائدین کا اجلاس زیر صدارت قائد صاحب علاقائی ہوا جس میں مجالس کے قائدین کے علاوہ قائد صاحب ضلع بہاولپور بھی تشریف لائے تھے اجلاس میں تربیتی کلاس کے لئے پروگرام اور مجالس کو بیدار کرنے کے لئے مختلف مشکلات کا حل تلاش کیا گیا۔ قائد علاقائی مبارک احمد صاحب نے اپنی تقریر میں مجالس کو بیدار کرنے کیلئے اور مرکزی لائحہ عمل پر کام کرنے کے لئے قائدین مجالس کو توجہ دلائی۔ آخر میں قائد ضلع افضال احمد صاحب منیر نے تمام مجالس کی کارکردگی کا جائزہ لیا۔ شام کے وقت قائد علاقائی نے مجلس خدام الاحمدیہ چک ۲۲ حمید آباد کا دورہ کیا۔ جس میں قائد صاحب ضلع بہاولپور بھی ساتھ تھے۔

۲۔ مؤرخہ ۱۴ مارچ ۱۹۷۳ء کو قائد صاحب علاقائی نے مجلس خدام الاحمدیہ رحیم یار خان کا دورہ کیا اور مغرب کی نماز کے بعد مقامی مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ رحیم یار خان کا اجلاس ہوا جس میں مجلس عاملہ کے سب ممبر تشریف لائے تھے۔ مکرم قائد صاحب علاقائی بہاولپور نے فرمایا۔ ہمیں سلسلہ کی دن رات خدمت کرنی چاہیئے کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ یہ وقت چلنے کا نہیں بلکہ دوڑنے کا ہے۔ اسلئے ہمیں کوئی وقت ضائع کئے بغیر دین کی خدمت کرنی چاہیئے۔ آخر میں مجلس کے ریکارڈ کا جائزہ لیا گیا۔

معتمد
مجلس خدام الاحمدیہ
بہاولپور ڈویژن

ولادت

مکرم عبدالمالک صاحب ناظم اشاعت ضلع لاہور کو مورخہ ۳/۷۲ ۱۹ کو بوقت ½۴ بجے بچی عطا فرمائی ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے نیک، صالح اور خادم دین بنائے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ مولودہ محترم میاں دین محمد صاحب مرحوم کی پوتی اور محترم عبدالحق صاحب خادم مرحوم کی نواسی ہے۔

مبارک احمد خالد

مینجر رسالہ خالد و تشحیذ الاذہان ربوہ

تقریب شادی

مکرم عبدالباری صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کوپن ہیگن کی شادی خانہ آبادی کی تقریب ۳/۷۲ ۲۲ کو مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن میں عمل میں آئی۔ ۳/۷۲ ۳۱ کو وسیع پیمانے پر دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جس میں یکصد احمدی احباب اور غیر از جماعت دوستوں نے شرکت کی۔ اس خوشی کے موقع پر نومسلم احمدی دوستوں نے بھی شرکت کی۔

مکرم عبدالباری صاحب کا نکاح سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۳/۷۲ ۱۱ کو مکرمہ مبارکہ بشریٰ صاحبہ بی۔اے بنت محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا تھا۔

دعوتِ ولیمہ کے اختتام پر محترم سید میر مسعود احمد صاحب مبلغ ڈنمارک نے اجتماعی دعا کرائی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے مبارک اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

ادارہ خالد اس خوشی کے موقع پر پُرخلوص ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہے۔

نوٹ:۔ اس موقع پر مکرم عبدالباری صاحب نے یکصد روپیہ بطور اعانت ماہنامہ "خالد" ارسال فرمایا ہے۔ جزاہ اللہ تعالیٰ۔ (مینجر ماہنامہ خالد ربوہ)

فون نمبر فیکٹری: ۲۹۴۶ — فون نمبر آفس: ۲۳۵۴
فون نمبر دکان: ۲۴۸۳ — فون نمبر رہائش: ۷۶۶۱
★ ہم اپنے کرم فرماؤں سے گزارش کرتے ہیں کہ پارچات خریدتے وقت
سفینہ پرنٹنگ کے پارچات طلب فرمائیں۔
★ سفینہ پرنٹنگ کے پارچات واقعی دلفریب ہیں۔
ڈیزائنوں میں لاجواب اور رنگوں میں جاذب نظر ہیں۔
سفینہ
پرنٹنگ اینڈ ڈائنگ ورکس
مقبول روڈ۔ لائلپور
برانچ آفس:۔ عبداللہ کلاتھ ہاؤس ریل بازار لائل پور

شیزان
گھر بھر کی خوشی
اور صحت کا
ضامن ہے
Shezan
Peach Jam
HOT KETCHUP
Plum Jam
Made from whole mangoes
شیزان
انٹرنیشنل لمیٹڈ
بند روڈ۔ لاہور

Monthly **KHALID** *Rabwah*
HIJRAT 1352 H.S. —— MAY 1973 —— REGD. No. L 5830.
Editor : ABDUL BASIT SHAHID

Nusrat Art Press, Rabwah.